# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 10 اگست 2016ء بمطابق 6 ذیقعد 1437 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَإِذَا جَآءَتِ ٱلطَّآمَّةُ ٱلۡكُبۡرَىٰO يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ ٱلۡإِنسَـٰنُ مَا سَعَىٰO وَبُرِّزَتِ ٱلۡجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰO فَأَمَّا مَن طَغَىٰO وَءَاثَرَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَاO فَإِنَّ ٱلۡجَحِيمَ هِىَ ٱلۡمَأۡوَىٰO وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفۡسَ عَنِ ٱلۡهَوَىٰO فَإِنَّ ٱلۡجَنَّةَ هِىَ ٱلۡمَأۡوَىٰ۔

(ترجمہ): توجب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، اس کے بعد آپ موو کریں، صرف یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں:
سردار محمد ادریس 10 اگست، میڈم نادیہ شیر خان، شکیل احمد، فیڈرک عظیم غوری 10 تا 11 اگست، اکبر ایوب خان 10 اگست، اعظم خان درانی 10 اگست، سردار اکرام اللہ گنڈاپور، الحاج صالح محمد، جمشید خان مہمند، افتخار علی مشوانی، میڈم دینہ ناز، شہرام خان ترکئی 10 تا 11 اگست۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب! پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر! ایک ریکویسٹ تھی کہ کافی عرصہ ہوا کہ کوئی پرائیویٹ ممبر ڈے نہیں آیا تو اس سلسلے میں آپ سے ریکویسٹ ہے کہ کل کیلئے اگر پرائیویٹ ممبر ڈے اناؤنس کیا جائے اور ہاؤس سے پوچھا جائے تو یہ سر، کافی وہ پڑی ہوئی ہیں، تو اس سلسلے میں اگر آپ اناؤنس کریں۔

جناب سپیکر: کل تو چونکہ ایجنڈا ہمارے پاس ابھی، ابھی میں دیکھوں گا، Friday کو ان شاءاللہ تعالیٰ آپ، Friday کو ہم پرائیویٹ ممبر ڈے کر لیں گے اور اس کے ساتھ گورنمنٹ بزنس بھی لے لیں گے اور دونوں، جو پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر، تھینک یو، تھینک یو سر، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: Friday کو، اوکے جی، 'کوئسچنز آور' ملک ریاض خان، سوال نمبر 3579، جناب محمد علی، سوال نمبر 3532، مولانا مفتی فضل غفور، سوال نمبر 3568، (موجود نہیں)۔ محترمہ نجمہ شاہین، سوال نمبر 3461۔

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ نجمہ شاہین سوال نمبر 3461۔

* 3568 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں محکمہ کی ملکیت اراضی موجود ہے جس پر کچھ لوگوں کا قبضہ ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اراضی کو واگزار کرانے کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں محکمہ اوقاف کی تین کنال چھ مرلہ نوٹیفائیڈ اراضی واقع برلب ہنگو روڈ کوہاٹ سٹی موجود ہے جس پر پیر مقید شاہ نامی شخص کا غیر قانونی قبضہ ہے۔ مذکورہ اراضی کو واگزار کرانے کیلئے محکمہ نے ضلعی انتظامیہ کوہاٹ، ڈی پی او اور ڈسٹرکٹ ناظم کوہاٹ کو کئی بار تعاون کیلئے خطوط جاری کئے ہیں، تاحال اس جائیداد کا قبضہ واگزار کرانے کیلئے کوئی مثبت تعاون نہیں کیا گیا ہے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوسچن نمبر 3461، یہاں پہ ضلع کوہاٹ میں محکمہ اوقاف کی تین کنال چھ مرلہ نوٹیفائیڈ اراضی واقع برلب ہنگو روڈ کوہاٹ سٹی موجود ہے جس پر پیر مقید شاہ نامی شخص کا غیر قانونی قبضہ ہے۔ مذکورہ اراضی کو واگزار کرانے کیلئے محکمہ نے ضلعی انتظامیہ کوہاٹ، ڈی پی او اور ڈسٹرکٹ ناظم کوہاٹ کو کئی بار تعاون کیلئے خطوط جاری کئے ہیں، تاحال اس جائیداد کا قبضہ واگزار کرانے کیلئے کوئی مثبت تعاون نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! یہ جو تین کنال چھ مرلہ اراضی ہے، زمین ہے، یہ عین چوک میں اور کوہاٹ سٹی کے اندر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر پچھلے ساٹھ سالوں سے اس گروپ کا قبضہ ہے اور اب اس پر باقاعدہ طور پر دکانیں اور مارکیٹ بن چکی ہے، اس قبضہ کے باوجود، اور یہ وزارت اوقاف، ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے، یہ قیمتی پلاٹ قبضہ گروپ کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر پلیز۔ اچھا، حبیب الرحمان صاحب۔

<u>وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ بہن کی بات بالکل صحیح ہے، یہ 1950, 1952, 1948 سے ساری اوقاف کی جتنی بھی زمینیں ہیں کوہاٹ میں تو بہت کم ہیں، مردان میں تو ہزاروں ایکڑ زمین لوگوں کے قبضے میں ہے لیکن جب میں منسٹر بنا تو میں نے یہ گروپ مخصوص کیا اور میں نے سی ایم صاحب کو درخواست کی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے، تو انہوں نے اے سی ایس کی صدارت کے اندر ہزارہ ڈویژن، کوہاٹ ڈویژن، مردان ڈویژن کا یعنی وہاں پر جہاں پہ ڈی آئی خان ڈویژن، ہم نے ایک میٹنگ 2014ء میں تفصیل سے کی لیکن اس وقت بھی جس طرح جواب میں لکھا گیا ہے انتظامیہ کے امور، اس قسم کے ہمارے ساتھ تعاون کیلئے وہ تیار نہیں تھے لیکن پھر بھی میں دوبارہ سی ایم صاحب سے ملا اور ابھی نور سلیم خان جو کہ اوقاف کمیٹی کے چیئرمین ہیں، ایک کوسچن آیا تھا اور ہم نے کمیٹی کو ریفر کیا تھا تو پہلی فرصت میں انہوں نے مردان پر فوکس کیا ہے اور پرسوں ہماری میٹنگ ہوئی تھی، یہاں پہ کمشنر مردان بھی آئے تھے، ڈپٹی کمشنر مردان بھی آئے تھے اور ڈی پی او مردان بھی آئے

تھے تو انہوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم مکمل طور آپ کے ساتھ ہیں، یعنی مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں نے، یہاں بہن نے لکھا ہے کہ ساٹھ سال سے قبضہ ہے، جتنے بھی قبضے ہیں، یہ بہت پرانے زمانے سے چلے آرہے ہیں، کچھ کیسز عدالتوں میں ہیں، Litigation میں ہیں، کچھ لوگوں نے پیسے دے کر یہ اب اپنے نام کی ہیں لیکن پہلے ہمارے Pleader بھی اچھے نہیں تھے تو میں نے Pleaders کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور ہم نے ابھی نئے Pleaders، قابل وکلاء کیلئے ہم نے کوشش کی ہے، ان کو اپوائنٹ کیا ہے اور پہلی فرصت میں ہم نے مردان کو لیا ہے، پھر اس کے بعد مانسہرہ کو لیں گے کم از کم، وہاں بھی جگہیں زیادہ ہیں۔ اس کے بعد ڈی آئی خان اور چوتھے نمبر پہ کوہاٹ میں اتنی زمین نہیں ہے اس لئے چیئرمین صاحب بھی بیٹھے ہیں، میرا خیال ہے کہ باری باری ہم بلائیں گے اور آخر میں ایک Consolidated report تیار کر کے واگزار کرانے کیلئے کیونکہ صرف مردان میں ہم نے تین ہزار ایک سو دس کنال زمین 2014ء میں سپریم کورٹ کے تھرو جیتی ہے لیکن دو سال میں چونکہ انتظامیہ ساتھ نہیں دے رہی تھی تو ہم اس کی Implementation میں بھی کامیاب نہیں ہوئے ہیں، تو اب ہم نے فیصلہ کیا ہے، میں تو خود ہر وقت تیار ہوں لیکن کمشنر مردان نے ہمیں بالکل یقین دہانی کرائی ہے، پرسوں ہماری یہاں پہ میٹنگ تھی اور ڈی سی او نے، تو مردان کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں پہ ہزاروں ایکڑ زمین ہے تو ہم اس پر فوکس کرتے ہیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کوئسچن آپ کمیٹی میں بھیجتے ہیں، اس کمیٹی میں آپ؟

<u>وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور:</u> ٹھیک ہے، اس کمیٹی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اس پر Agree کرتے ہیں؟

<u>وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور:</u> یہ صحیح ہے کہ اس میں یہ شامل ہو جائے گا جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلو ٹھیک ہے۔ جی میڈم!

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> یہ تو ٹھیک ہے لیکن صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس وقت احتساب کمیشن کہاں ہوتا ہے، ایسے ٹائم پہ؟

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ ابھی مجھے بتائیں، کمیٹی میں بھیجتی ہیں کہ نہیں بھیجتیں؟

محترمہ نجمہ شاہین: مطلب اس پر قبضہ تو کافی عرصہ سے تھا، کافی اس کے، مطلب ہے، ساٹھ سال ہو گئے ہیں، ابھی جونہی یہ موجودہ حکومت آئی ہے، دو سال کے اندر اندر اس کے اوپر ملی بھگت سے کسی پارٹی کے تعاون سے اس پہ یہ دکانیں بن چکی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کی ڈیمانڈ کیا ہے، ابھی کیا چاہتی ہیں، کمیٹی میں جائے، کیا کیا جائے؟

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی، کمیٹی میں چلا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، Agreed, agreed۔

ایک رکن: Agreed۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، بس کمیٹی کو ریفر ہو گیا جی۔

مفتی سید جانان: سر، ھغه سوالونه دی۔

جناب سپیکر: وہ جی Lapse ہو گئے ہیں، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ٹائم پہ آیا کریں۔ آپ کا دوسرا کوئسچن میڈم! 3575, 3575۔

* 3575 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں رجسٹریشن ایکٹ کے تحت دینی مدارس کی رجسٹریشن کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ میں کل کتنے دینی مدارس رجسٹرڈ ہیں، ان مدارس کی ضلع وائز لسٹ بمعہ مہتمم کے نام و پتہ و آڈٹ رپورٹ مہیا کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت) (جواب وزیر مذہبی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) آج تک صوبے میں کل 1597 دینی مدارس رجسٹرڈ ہیں، ان رجسٹرڈ مدارس کی ضلع وائز لسٹ بمعہ مہتمم کے نام و پتہ (ایوان کو فراہم کی گئی)، نیز مدارس کی آڈٹ رپورٹ محکمے کی 1597 فائلوں پر محیط ہے، معزز رکن کو جس مدرسے کی آڈٹ رپورٹ درکار ہو، وہ پیش کی جا سکتی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوئسچن نمبر 3575، یہاں پر جناب سپیکر صاحب! میں نے مدرسوں کی رجسٹریشن کے بارے میں آڈٹ رپورٹس وغیرہ کے بارے میں پوچھا ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جواب انہوں نے جو دیا ہے کہ بھئی! دو کی تو مجھے انہوں نے، پشاور اور کوہاٹ کی رپورٹ جو ہے تو وہ دی ہے لیکن میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ہر سال تمام مدارس اپنا ریکارڈ جو ہے، ان کی فائل وہ جمع کرواتے ہیں لیکن اس

کے باوجود، رجسٹریشن کا تو یہاں کہا گیا ہے لیکن ان کو پچھلے چار سالوں سے Renew نہیں کیا جا رہا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر سر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جی، سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! جیسے میڈم نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے رجسٹریشن کے بارے میں، کافی تعداد میں مدرسے ہیں اور ان کی رجسٹریشن کیلئے جو رولز بنائے ہیں، میں منسٹر صاحب کی ذرا توجہ چاہتا ہوں کہ وہ تھوڑا اس کو نسچین کی طرف توجہ دیں، ایس پی کے پاس آپ کو جانا پڑے گا اور ایس پی پھر وہ متعلقہ ایس ایچ او کے پاس، لیکن ابھی تک کسی بھی تھانے سے اس کے متعلق رپورٹ نہیں آتی، وہ وہاں پر ان کو پینڈنگ رکھتے ہیں، گورنمنٹ تو یہاں چاہتی ہے کہ جتنے بھی مدرسے ہیں، وہ کم از کم رجسٹرڈ ہو جائیں تاکہ گورنمنٹ کے نالج میں ہو کہ یہاں پر کونسا مدرسہ ہے، رجسٹرڈ ہے یا رجسٹرڈ نہیں؟ ابھی تک تو Without registeration کافی مدرسے کام کر رہے ہیں، تو منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ طریقہ کم از کم ذرا تھوڑا آسان کر دیں، وہ لیز کے ذریعے اگر آپ ان مدرسوں کو رجسٹر کرتے ہیں تو وہ رپورٹ پھر سالوں میں، جیسے میڈم کہہ رہی ہیں کہ سالوں میں وہ رپورٹ نہیں بھیجتے تو اس سلسلے میں ریکویسٹ ہے کہ ذرا منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس کا آسان طریقہ کر دیں تاکہ یہ مدرسوں کی رجسٹریشن آسان ہو جائے سر۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جہاں تک سوال کا تعلق ہے، یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اور رجسٹریشن کا کام انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ہے لیکن Any how جو موجودہ صورتحال ہے، اس میں ایک کمیٹی بنی ہے، میں اس کا صدر ہوں، یہ رجسٹریشن کے متعلق، یہ اپیکس کمیٹی نے ایک فیصلہ کیا ہے مگر قانون تبدیل نہیں ہوا ہے، لیجسلیشن کا طریقہ وہی پرانا ہے، اس میں کسی حکومت نے کسی قسم کی، یہ Provincial matter ہے اور صوبے میں رجسٹریشن کے حوالے سے کوئی امنڈمنٹ نہیں کی ہے، پرانے طریقے سے رجسٹریشن چل رہی ہے لیکن

اس میں مشکل یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ، اپیکس کمیٹی نے اشارتاً یہ فیصلہ کیا تھا کہ رجسٹریشن میں احتیاط برتی جائے۔اس کے بارے میں ہماری ایک کمیٹی ہے، مفتی سید جانان اس کے مؤور ہیں اور ہم نے اس کمیٹی کو قانون سازی کیلئے ان کو آخری موقع دیا ہے جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہے اور باقی رجسٹریشن پر پابندی حکومت کی طرف سے بالکل نہیں ہے، وہی پرانا سہل اور آسان طریقہ ہے لیکن یہ جو انڈسٹری والے لوگ ہیں، یہ ڈرتے ہیں، وہ مرکزی حکومت کی طرف سے جو ہدایات یعنی وہ حکم نہیں ہے لیکن بین الاقوامی طور پر اور نیشنل حالات جو ہیں پاکستان کے، اس کے تناظر میں وہ ڈرتے ہیں اور بہت سختیاں کرتے ہیں، اس لئے کمیٹی بیٹھی ہے، ان شاء اللہ بہت جلد ہم اس کے بارے میں قانون سازی کرلیں گے اور وہی طریقہ ان شاء اللہ، وہ آسان طریقہ اپنائیں گے۔

Mr. Speaker: Next.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، آپ کا کوئسچن آتا ہے، بس میں آپ کو موقع دیتا ہوں کیونکہ مجھے، اور یہ اس نے کہا ہے کہ کمیٹی بیٹھی ہے اور آپ جو ہے ناباقاعدہ اس میں جائیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، چلو مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکرصاحب! منسٹرصاحب، حبیب الرحمان صاحب لکه څنګه خبره اوکړله او زمونږ حق کښې ئے خبره اوکړه، یقینی طور باندې تقریباً تقریباً دا یو فارم وو، هغه فارم باندې اعتراضات وو، بیا مونږ کښیناستو او یو کمیټی جوړه شوله خو چې کوم فارم باندې وفاق المدارس او انډسټریز ډیپارټمنټ او منسټر صاحب چې کوم ډیپارټمنټ دغه، مونږ په شریکه باندې یو فیصله اوکړه، یو فارم باندې مو اتفاق اوکړلو چې دا فارم مطلب دا دے د وفاق المدارس هم په دې باندې اتفاق دے او د حکومتی هغه په دې باندې اتفاق دے، هغې نه بعد هغه مونږ اولیږلو چې دې د پاره به مطلب دا دے یو نوې قانون سازی اوشی خو هغه تقریباً تقریباً څلور میاشتې پینځه میاشتې هغه اوشوې، نو زما به دا درخواست وی چې کومې مدرسې دی، هغه زاړه لیول باندې چې کوم په سؤنو کیسونه دلته کښې پراته دی او که دلته کښې ادارې دی، هغه مدرسو والا ته وائی چې هغه رجسټریشن او رجسټریشن مطلب دا دے، دلته چې کیسونه راوړی مختلفې بهانې

دی، فلانی ځائې ته لاړ شه او دلته لاړ شه، بیا په میاشتو میاشتو باندې کیسونه پراته وی، نو تاسو ته مې دا درخواست دے چې که هم هغې متعلق محکمې ته یو احکامات جاری کړئ، میاشت وی نیمه وی څو ورځې وی چې دا کیس مطلب دادے دلته راوړلے شی او چې دیکښې کوم ضروری قانون سازی وی چې هغه اوکړلے شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب پلیز۔

<u>وزیرزکواۃ،اوقاف، حج ومذہبی امور:</u> مفتی جانان صاحب چې کومه خبره اوکړه، چونکه دا انډر پراسیس ده، په کمیټی کښې ده، مونږه اخرنے دغه په دې باندې دا کړے دے چې لاء ډیپارټمنټ او انډسټری ډیپارټمنټ جوائنټ تاسو مونږ ته یو دغه بل تیار کړئ چې مونږه هغه سفارشات ورکوؤ اوهغه د اسمبلئ نه مطلب دا دے چې لکه د نوی دا دوئ چې کوم دغه کوی، وفاق المدارس والا خبره ده کړې ده، په دیکښې چونکه وروستی بار کښې بیا مسئلې پیدا شوې، پنځ بورډونه وو، نو دې وجې نه مونږ مطلب دا دے چې هغوی ته دا ټاسک مونږ ورکړے دے چې تاسو بالکل د ډرافټ په شکل کښې مونږ له یو دغه راوړئ خپل سفارشات، بیا په هغې باندې مونږه هغه کمیټی کښې اصل بحث اوکړو، ان شاء اللّٰہ زه به ډیر زر دغه اجلاس راواؤغواړمه، هغوی ته مونږ دغه ورکړے دے چې تاسو قانون سازی اوکړئ په دیکښې اومونږ ته رپورټ راکړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> او مفتی صاحب، مفتی صاحب هم هغه میټنګ له راواوغواړئ۔

<u>وزیرزکواۃ،اوقاف، حج ومذہبی امور:</u> اؤ، دے پکښې دے کنه۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب! ټهیک شوه جی کنه۔

<u>وزیرزکواۃ،اوقاف، حج ومذہبی امور:</u> دے په هغه کمیټئ کښې زمونږ سره دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغه میټنګ د کمیټئ ته تاسو راواوغواړئ جی، ټهیک شو جی۔ *محمد علی*، *سوال نمبر* 3532۔(*موجود نہیں*)۔ *مفتی فضل غفور*، *سوال نمبر* 3568۔(*موجود نہیں*)۔

## غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

3579 _ <u>*ملک ریاض خان:*</u> *کیاوزیرلیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:*

(الف)آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15 اکتوبر 2014ء کو ورکنگ فوکس گرائمر سکول پشاور سے Females downgraded teachers کی ملازمتیں ختم کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان چار استانیوں میں سے ایک استانی کو اعلیٰ افسر کی سفارش پر فراغت کے فوراً بعد بحال کیا گیا تھا؛

(2) آیا یہ بھی درست ہے کہ انہی میں سے ایک ڈاؤن گریڈ استانی بغیر بحالی آرڈر کے بورڈ کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے کہنے پر بغیر بحالی آرڈر کے باقاعدہ حاضری لگاتی ہے، کلاسیں لیتی ہے اور باقاعدہ تنخواہ بھی لیتی ہے؛

(3) ان چار استانیوں کو جو کہ باقاعدہ ڈاؤن گریڈ تھیں، کس بنیاد پر فارغ کیا گیا تھا؛

(4) اگر چار میں سے دو استانیاں باقاعدہ کام کرتی ہیں تو باقی استانیوں کو کب تک بحال کیا جائے گا تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں؟

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر محنت)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

(2) یہ بھی درست نہیں ہے۔

(3) ان استانیوں کو 76ویں بورڈ میٹنگ کے فیصلے کے تحت فارغ کیا گیا تھا۔

(4) یہ درست نہیں ہے جیسا کہ سوال کے حصہ (ب) میں درج ہے۔

3532 _ <u>جناب محمد علی</u>: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ دست ہے کہ PK-92 بارہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے جس کا کل رقبہ تقریباً 150 کلومیٹر ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقوں یعنی اتنے بڑے حلقے میں کوئی ٹیکنیکل کالج، ووکیشنل سینٹر یا پولی ٹیکنیکل انسٹیوٹ نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تین سب ڈویژن پر مشتمل اس حلقے میں ابھی تک مذکورہ سینٹر یا انسٹیٹیوٹ کیوں قائم نہیں کیا گیا، نیز محکمہ کب تک ٹیکنیکل کالج، ووکیشنل سینٹر یا انسٹیٹیوٹ کی منظوری کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) صدارتی احکامات / نیشنل ووکیشنل ٹریننگ پالیسی کے مطابق صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ میں ایک پولی ٹیکنیک اور تحصیل کی سطح پر ایک ووکیشنل سینٹر کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ اسی پالیسی کے تحت صوبے کے بیشتر اضلاع میں پولی ٹیکنیک اور تحصیلوں میں ووکیشنل سینٹرز قائم کئے گئے ہیں۔ چونکہ مذکورہ حلقے PK-92 کا تعلق ڈسٹرکٹ اپر دیر سے ہے اس لئے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ وہاں پر پہلے سے واڑی کے مقام پر پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کام کررہا ہے۔ اس کے علاوہ دیر اپر کے مقام پر ایک ووکیشنل سنٹر قائم کیا گیا تھا جو کہ کرایہ کے مکان میں چل رہا تھا۔ مذکورہ سینٹر میں طلباء کی کم انرولمنٹ کی وجہ سے وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق مورخہ 07-04-2014ء کو بند کر دیا گیا تھا۔ یہ وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ پورے صوبے میں طلباء کی کم انرولمنٹ کی وجہ سے دس ووکیشنل سینٹرز بند کئے جاچکے ہیں جن میں دیر اپر کا ووکیشنل سینٹر بھی شامل ہے۔ PK-92 میں کسی فنی ادارے کے قیام کے بارے میں ٹیوٹا بورڈ کو آگاہ کیا جائے گا اور اس کے فیصلے کے مطابق مزید عمل درآمد کیا جائے گا۔

3568 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2014-15ء کے دوران ماربل رائلٹی کی شرح میں اضافہ کیا گیا تھا اور یہ بھی بتایا جائے کہ پہلے سے ٹینڈر شدہ رائلٹی رقم کی مد میں اضافے کے باعث ٹھیکیدار کو ملی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رائلٹی کا کچھ فیصد حصہ پیداواری علاقہ کی تعمیر و ترقی کیلئے استعمال ہوتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اضافہ سے پہلے ہر ضلع کی رائلٹی کی مد میں کتنی رقم تھی اور اضافہ کے بعد ہر ضلع میں اضافہ کے ساتھ کتنی وصولی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں، مالی سال 2014-15ء کے دوران رائلٹی کی شرح میں اضافہ کیا گیا تھا، ماربل رائلٹی 90 روپے فی ٹن تھی (نوٹیفیکیشن کاپی ایوان کو فراہم کی گئی) بعد ازاں صوبائی حکومت نے ماربل رائلٹی میں کمی کر کے ساٹھ روپے کر دی (نوٹیفیکیشن مورخہ 12 دسمبر 2014ء (کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔ ٹینڈر شدہ رائلٹی کی اضافی رقم ٹھیکہ میں نہیں تھی، البتہ آکشن نوٹس مورخہ 2014-15 میں واضح ہے کہ اگر مرکزی یا صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ٹیکس لاگو کیا گیا

یا رائلٹی ریٹس زیادہ کیئے گئے تو ٹھیکیدار اضافی وصول شدہ رقم کی ادائیگی کا پابند ہوگا۔ (اخباری اشتہار روزنامہ "آج" کی کاپی بھی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا، رائلٹی وصول کرتا ہے اور یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع ہوتی ہے جبکہ اس رقم سے علاقہ کی ترقی کیلئے کوئی خاص شرح متعین نہیں ہے۔

(ج) رائلٹی ہر سال چھ ڈویژن کی سطح پر نیلام کی جاتی ہے جس میں مردان، ہزارہ، ملاکنڈ ڈویژن، پشاور، کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان / لکی مروت شامل ہیں۔ رائلٹی کی اصل نیلامی کی رقم اور اضافی رقم مندرجہ ذیل ہے:

| نمبر شمار | ڈویژن | کل رقم | اصل رقم | اضافی رقم |
|---|---|---|---|---|
| 1 | مردان | 74601936 | 29060440 | 45541496 |
| 2 | ہزارہ | 13,11,60,926 | 4,55,41,496 | 8,56,19,430 |
| 3 | ملاکنڈ | 11,27,05,321 | 6,31,90,999 | 4,95,14,322 |
| 4 | پشاور | 4,88,01,189 | 1,90,09,999 | 2,97,91,190 |
| 5 | کوہاٹ | 3,01,11,111 | 3,01,11,111 | اضافی رقم سے نیلام تھا |
| 6 | ڈی آئی خان | 4,44,60,800 | 1,52,11,000 | 2,92,49,800 |

صوبائی حکومت نے مورخہ 30-06-2014ء کو رائلٹی ریٹس میں اضافے کا اعلامیہ جاری کیا جبکہ مالی سال 2014-15ء کی رائلٹی کی نیلامی مورخہ 28-05-2014ء اور مورخہ 29-12-2014ء کو ہو چکی تھی۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرل کو رائلٹی ریٹس بڑھانے کا اعلامیہ مورخہ 15-07-2014ء کو موصول ہوا اور اس ضمن میں رائلٹی ریٹس نوٹیفیکیشن مورخہ 18-07-2014ء کو جاری کر دیا جس کے بعد مطیع اللہ خان نے رٹ نمبر 476-D/2014 پشاور ہائی کورٹ، ڈیرہ اسماعیل خان بنچ میں دائر کر دی اور اسی طرح فرنٹیئر مائنز اونرز ایسوسی ایشن نے رٹ نمبر 614-P/2015 اور مظفر حسین رائلٹی ٹھیکیدار ملاکنڈ ڈویژن نے بھی رٹ نمبر 72/2015 پشاور ہائی کورٹ پشاور میں دائر کر دی۔ مذکورہ کیسوں کی سماعت مورخہ 01/06/2016 کو عدالت عالیہ میں ہو چکی ہے اور فیصلہ محکمہ کے حق میں صادر کر دیا گیا ہے۔ فیصلہ کی روشنی میں متعلقہ ٹھیکیداروں سے بقایاجات کی وصولی کی جا رہی ہے۔

<u>Mr .Speaker</u>: Next, item No.6, ‘Adjournment Motions’: Mufti Said Janan, please.

## تحریک التواء

<u>مفتی سید جانان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ جنوبی اضلاع جو کہ قدرتی ذخائر سے مالامال ہیں جیسا کہ گیس، تیل وغیرہ مگران ذخائر کے بے دریغ استعمال اور گیس کی تقسیم ودیگر متعدد امور کے متعلق وہاں کے عوام میں دن بدن محرومیاں پیدا ہو رہی ہیں، لہذا اس تحریک کو مزید بحث کیلئے ایوان میں منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، عالباً چې جنوبی اضلاع څومره ممبران دی، دا خو به ان شاء الله د دوئ د زړونو آواز وی۔ سپیکر صاحب، دغه اسمبلئ کښې ما څو ځله دا خبره کړې ده چې یو وخت کښې صوابئ ضلع او پیښور ضلع او ملاکنډ دا د دې صوبې محسن ضلعې وې، دغو د خپلو مشرانو قبرونه اوبو کښې ډوب کړی وو خو دغې صوبې ته ئې روشنائی ورکړې وه۔ اوس جناب سپیکر صاحب، هنګو، کرک او کوهاټ دا درې ضلعې داسې ضلعې دی چې دا ملک ته او دغې صوبې ته اربونه روپئ یومیه آمدن ورکوی خو بدنصیبی دا ده چې هلته څه د دغه محکمو خپل داسې کارکردګی پاتې شوې ده او څه د هغه خلقو د ناپوهئ د وجې نه واړو واړو مسئلو باندې هغه کارونه بند شی چې هغې باندې د دغه ملک هم بدنامی کیږی او دغه د صوبې بدنامی کیږی او د ګیس کمپنئ زړونو کښې بدګمانی هم پهیلاویږی، لازمه خبره ده یو سړے کروړونه او اربونه ډالرې اولګوی او بیا په وړو وړو خبرو باندې هغه کاروبار بندیږی۔ جناب سپیکر صاحب، ایم ډی ګیس کمپنی والا مخکښې ورځې یو بیان ورکړے وو هنګو کښې، منزلې تهری په نوم باندې غالباً یا داسې بل څه نوم دے، هغه نوم باندې یو د ګیس او د تیلو کوهے دریافت شوے وو، هغه متعلق د هغې دا بیان وو چې دا څومره ایشیاء ملکونه دی او هغې کښې دا هغې لوئې کوهیانو کښې دا کوهے شمار دے خو تقریباً تقریباً یوې میاشتې نه زیات وخت اوشو، هلته کښې کاروبار بند دے، هغه کمپنئ دا کوشش کوی چې مطلب دې چې مونږ د دې ځائې نه لاړشو، نو زما به تاسو ته دا ګزارش وی، درخواست به هم وی چې دا تاسو خپلې سربراهئ کښې دې ته یوه کمیټی جوړه کړئ، د خلقو خبرې هم

واورئ، د گیس کمپنئ والو خبره هم واورئ چې د دې یو مستقل حل راوځی۔ هغوی عاجزآنو ته تکلیف وی چې هغه تکلیف د هغوی لرې شی او د جنوبی اضلاع د خلقو مطلب دا دے چې کومې محرومیانې وی، هغه محرومیانې هم لرې شی او جناب سپیکر صاحب! دویمه خبره ده، آئل ریفائنری دا کوهاټ کښې جوړیدله او د کوهاټ او د کرک خپل مینځ کښې جهګړه ده، د هنګو جهګړه ده، په وړو وړو خبرو باندې، دا د هغې صوبې مستقبل دے، دا مطلب روان دی نورو صوبو ته منتقل کیږی، نو زما به تاسو ته درخواست وی چې کمیټی جوړه کړئ خو چې زر تر زر احکامات جاری کړی، خپلې سربراهئ کښې چې څوک ممبران تاسو غواړئ چې هغه مطلب دا دے چې د هغه ضلعو او د خلقو مسائل هم تاسو ته بیان کړی او گیس او د 'مول' کمپنئ والا خبرې هم واوړئ او یو مشترک حل ئې راوځی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر، بالکل، بہتر یہی ہے کہ جنوبی اضلاع کے تمام ایم پی ایز صاحبان اور دیگر ایم پی ایز صاحبان ایک ہو کر آپ کی سر براہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور بہتر یہی ہے کہ او جی ڈی سی اور ملک کے جتنے بھی ذمہ داران ہیں، ان کو بھی طلب کیا جائے اور بیٹھ کر پھر اس پہ جتنے بھی مسائل ہیں، ان پہ ڈسکس کیا جائے اور یہ کمیٹی کو چلا جائے۔

جناب سپیکر: بالکل، اس کے حوالے سے میں خود ان شاء اللہ ایک کمیٹی چیئر کروں گا اور جنوبی اضلاع کے ایم پی ایز، ایم این ایز اور ڈسٹرکٹ ناظمین، ان کو بلا لیں گے اور اس کے اوپر ایک Consensus build کریں گے کیونکہ یہ ہمارے پاس سونے کی چڑیا ہے، اس وقت جنوبی اضلاع جو ہنگو میں اور کرک میں اور کوہاٹ میں جو اس وقت تیل کے ذخائر ہیں، گیس کے ذخائر ہیں، ان کو جتنا ممکن ہو Explore کیا جائے۔ تو میں خود اس کمیٹی کو چیئر کروں گا اور اس میں جو کنسرنڈ منسٹر ہیں، ان کو بھی اس کا نمائندہ بناؤں گا ۔

مفتی سید جانان: جلد از جلد میٹنگ بلائی جائے۔

جناب سپیکر: پندرہ دن کے اندر اندر ہم اس کی میٹنگ بلا لیں گے ان شاء اللہ۔ نیکسٹ، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز آئٹم نمبر 7۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ ایریگیشن کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سمال ڈیم کھیالہ گوڈہ ایبٹ آباد کے مقام پر منظور ہوا تھا جو کہ محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول ہے لیکن ابھی تک کسی بھی مالک زمین کو معاوضہ کی ادائیگی نہیں ہوئی۔ حکومت نے پھلدار اور قیمتی عمارتی لکڑی کے درختوں کو بھی کاٹ دیا جس کا تخمینہ بھی لگایا گیا لیکن عملی طور پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، اراضی مالکان نے کئی بار کام رکوانے کی کوشش کی۔ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی میں معاوضے کی ادائیگی کی یقین دہانی کرواتا رہا اور کام کو دوبارہ شروع کروایا گیا۔ اب میری پوزیشن بھی عوام کے سامنے کمزور ہو چکی ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ صوبائی حکومت مالکان اراضی کو موجودہ ریٹ کے مطابق جلد از جلد معاوضے کی ادائیگی یقینی بنائے۔

جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہوں گا، اس ڈیم میں، اس گاؤں کے جو مقامی لوگ ہیں، ان کی بہت سی زمین گورنمنٹ نے Acquire کی ہے اور اس میں جو قیمتی لکڑی کے درخت تھے یا پھلدار درخت تھے، وہ بھی ضائع ہوئے ہیں اور اس کیلئے حکومت نے کئی دفعہ اس کی Assessment کروائی درختوں کی بھی اور زمین کے حوالے سے بھی انہوں نے جو کیس تیار کیا، اس کا سیکشن فور ہوا، قانونی پراسیس تمام مکمل ہے۔ ابھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کمشنر صاحب اور ڈی سی صاحب کے پاس سے پیسے ٹرانسفر ہو گئے ہیں لیکن کئی ماہ گزرنے کے باوجود بار بار ان لوگوں کو وہاں پہ بلایا جاتا ہے اور میں بھی کتنی دفعہ خود بھی گیا ہوں لیکن ابھی تک انہیں معاوضہ نہیں مل سکا۔ جناب سپیکر صاحب، اتنی بڑی سکیم ہے اور لوگوں نے دو تین دفعہ وہاں پر کام روکنے کی کوشش کی ہے، احتجاج بھی کیا اور میں نے خود جا کر ذمہ داری اٹھائی کہ میں ایک مہینے کے اندر اندر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو مجھے کہا گیا، میں نے وعدے بھی کئے۔ اب چونکہ وہ کام بالکل، تقریباً ستر فیصد یا ساٹھ فیصد اس کے اوپر کام مکمل ہو چکا ہے لیکن ابھی تک لوگوں کو معاوضہ نہیں ملا تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ فی الفور وہاں کے لوگوں کو معاوضہ دیا جائے، ایک بہت بڑا پراجیکٹ جو صحت کے حوالے سے اور آبپاشی کے حوالے سے بننے جا رہا ہے اور اس میں کوئی روکاوٹ نہ ہو، اور دوسری میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے کہ جو محکمے نے اس کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کی تھی اور اس میں جو ڈیزائننگ کی تھی، اس میں اس گاؤں کا رابطہ ڈیم کی وجہ سے دوسرے علاقوں سے کٹ گیا تھا اور کھیالہ گاؤں کیلئے لنک روڈ اور پھر ترکھانہ میرہ ایک محلہ ہے، اس

کا لنک روڈ اس میں موجود تھا جس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا اور ساتھ ہی اسی ڈیم کا ایک محلہ ہے، کوٹھیرہ محلہ، جہاں پہ بالکل ریتلی زمین ہے اور اگر وہاں پہ Retaining wall نہ لگائی گئی تو وہ پورا محلہ اس ڈیم میں بہہ جائے گا، تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو لنک روڈ کے مسائل ہیں، Retaining wall کے اور ساتھ ہی اس کی Payment کو فوری طور پہ یقینی بنایا جائے تاکہ اتنا بڑا کام جو ہے، اس میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> سکندر خان، پلیز۔

<u>جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں نلوٹھا صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم مسئلے کی طرف اس ہاؤس کی توجہ دلائی اور ساتھ میں اس بات پر بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس پراجیکٹ کے کامیاب ہونے میں اور پراجیکٹ کے چلنے میں انہوں نے ایک بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اور یہ بات ان کی بالکل صحیح ہے کہ وہاں پہ جو لوکل مشکلات تھیں، اس میں انہوں نے محکمے کی بڑی مدد کی ہے اور انہی کی Efforts کی وجہ سے یہ پراجیکٹ جو ہے، اس پہ کام شروع ہے، تو اس پہ پہلے تو میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! جہاں تک پراجیکٹ کے معاوضے کی بات ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پیسے جو ہیں، وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس جمع ہیں اور اس میں تقریباً تین کروڑ 22 لاکھ روپے ڈپٹی کمشنر کے پاس جمع ہیں۔ اس میں پہلا چیک جو ہے وہ 21 مئی 2014ء کو ڈپٹی کمشنر کے پاس داخل ہوا تھا، آخری چیک جو ہے، وہ جون 2016ء کو وہ بھی داخل ہو چکا ہے اور اس میں میرے خیال میں سارے معاوضے کی رقم موجود ہے۔ میں نے آج جب یہ کال اٹینشن نوٹس لگا ہوا تھا تو میں نے ڈپٹی کمشنر سے بھی رابطہ کیا ہے اور ان کو بھی یہ کہا ہے کہ وہ ذرا اس کو Expedite کریں۔ جہاں تک لنک روڈز کی بات ہے تو یہ میں ان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ جو لنک روڈز پی سی ون میں موجود ہیں، جو Retaining wall پی سی ون میں موجود ہے، اس کے اوپر ان شاء اللہ جلد کام شروع ہو جائے گا، بلکہ میں یہاں سے، ڈی جی سمال ڈیمز بھی موجود ہیں، ان کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس کو مانیٹر کریں اور Within one week لنک روڈز کے اوپر کام شروع کرا دیں تاکہ وہاں کے لوگ محسوس کریں کہ واقعی ہم اس پراجیکٹ میں سنجیدہ ہیں اور اس پراجیکٹ کی اپنی اہمیت ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جتنا جلد ہو سکے، یہ پراجیکٹ جو ہے وہ مکمل ہو سکے تاکہ اس سے لوگ مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ نیکسٹ، شاہ حسین صاحب پلیز، مسٹر شاہ حسین۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! سکندر خان صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہ 12-2011ء میں یہ سکیم شروع ہوئی تھی اور ایک ارب روپے سے زیادہ کی یہ سکیم ہے لیکن سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تبدیلی والی گورنمنٹ کا کیا فائدہ ہے کہ اتنے عرصے سے لوگ رل رہے ہیں؟ ڈی سی کے پاس پیسے پڑے ہوئے ہیں، کیا تبدیلی آئی ہے، کیوں نہیں لوگوں کو پیسے ملے ہیں، کیوں در بدر کی ٹھوکریں؟ سوا ارب روپے کی سکیم میں بار بار رکاوٹیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر منسٹر صاحب نے جو نوٹس لیا ہے، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سکندر خان نے ایشورنس دی ہے، بہر حال، جی سکندر خان۔

وزیر آبپاشی: یہ کام بہت جلد شروع کرائیں گے، سر۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے ہاؤسنگ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ جلوزئی کے مقام پر صوبائی حکومت نے ہاؤسنگ سکیم شروع کی ہے جس کے پلاٹس کی تمام اقساط اکثر و بیشتر افراد نے ادا کر دی ہیں لیکن ابھی تک انہیں اپنے پلاٹس کا قبضہ نہیں دیا گیا، لہذا حکومت ان افراد کو قبضہ دلائے۔ شکریہ۔

سپیکر صاحب! دا دیکبنې اکثر خلقو خپلې پیسې ورکړې دی که یو کس نیم پاتې وی او ډیر زیات تګ و دو ما کړے دے، کوششونه ما کړی دی خو اوسه پورې دوئ ته قبضه نه ده ملاؤ شوې، که حکومت مهربانی اوکړی او دوئ ته قبضه ورکړی نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: مسٹر عنایت خان! یہ لوکل گورنمنٹ کا ہے، جی جی، یہ آپ کے ساتھ Related ہے۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: آپ دوبارہ پڑھیں۔

جناب شاہ حسین خان: بیا اووایم؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ جلوزئی کے مقام پر صوبائی حکومت نے ہاؤسنگ سکیم شروع کی ہے جس کے پلاٹس کی تمام اقساط اکثر و بیشتر افراد

نے ادا کر دی ہیں لیکن ابھی تک انہیں اپنے پلاٹس کا قبضہ نہیں دیا گیا، لہذا حکومت ان افراد کو قبضہ دلائے، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! Basically جلوزئی والا سکیم هاؤسنګ ډیپارټمنټ سکیم دے، لوکل ګورنمنټ سکیم نه دے او دغه خو دې وخت کښې نشته دے، زمونږ د هاؤسنګ ایډوائزر نشته دے خو بهرحال دا د دوئ خبره ټهیک ده چې هغې کښې پرابلمز او دغه خو موجود دی خو دې دواړو سکیمونو باندې هاؤسنګ ډیپارټمنټ زما د معلوماتو او د علم مطابق لګیا دے کار پرې کوی۔ بهرحال زه به دا یو Attempt اوکړم چې د هاؤسنګ چې کوم ډی جی هاوسنګ دے، هغوی به شاه حسین خان سره لکه ډائریکټ کړم، دوئ سره به رابطه اوکړی او د دوئ چې کوم تجاویز دی، مشوره ئے ده، په هغې باندې به دغه اوکړی او که نه وه خیر دے دوباره بیاهم لکه اسمبلئی کښې بیا دوئ خبره اوچتولے شی۔

## ثمر باغ ضلع دیر لوئر کے اندوہناک واقعہ پر وضاحت طلبی

جناب سپیکر: اچھا ایک ریزولیوشن میرے پاس آئی ہے، اگرچہ محترمہ عظمیٰ خان نہیں ہیں لیکن میں ایک کوسچن پوچھنا چاہتا ہوں، جو دیر سے تعلق رکھنے والے، جو ہمارے دیر سے تعلق رکھنے والے منسٹر صاحبان ہیں، ایم پی ایز صاحبان ہیں کہ یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے کہ اگر اس قسم کی ریزولیوشن آئی ہے۔

فروری 2016ء کو ضلع دیر لوئر کے علاقے ثمر باغ سورہ غونڈئی میں اٹھارہ سالہ صباگل دختر شاہ جہان کو چھری سے ذبح کیا گیا مگر تاحال اس کی تفتیش میں پیش رفت نہیں ہوئی، لواحقین کا کہنا ہے کہ کچھ بااثر لوگ ملزمان کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں (مداخلت) نہیں، نہیں میں اس کی بات سامنے کرنا چاہتا ہوں، میں ریزولیوشن پاس نہیں کرنا چاہتا، میں ان ایم پی ایز اور منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا کردار ہے؟ مطلب ہے کہ ایک بچی کو اگر اس طرح ذبح کیا جاتا ہے، اس کی کیا پوزیشن ہے؟ عنایت خان صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ {(سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر، سچی بات یہ ہے کہ مجھے اس واقعے کی تفصیل معلوم نہیں ہے اور چونکہ ایوان میں بات آئی ہے، جب تک میں تفصیلات Collect نہیں کرتا تو میں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا کہ ایوان کو میں غلط وہ کروں، ذبح ہوئی ہے تو بہت یعنی (قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس علاقے کا ایم پی اے کون ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): افکاری صاحب ہیں، ان کو اگر اجازت دیں تو وہ بات کریں گے۔

جناب سپیکر: میں تھوڑا سا ان سے وضاحت لینا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر پریشر، شمر باغ آپ کا علاقہ ہے؟

جناب اعزاز الملک: اؤ جی۔

جناب سپیکر: اعزاز الملک افکاری صاحب، پلیز، اعزاز الملک افکاری۔

جناب اعزاز الملک: جناب سپیکر! دا د هغې خاندانی چپقلش په وجه باندې وو، دا دغه سره غونډئ په دې کور کښې واده وه او خپلو بنوا بنیانو او د هغې چې کوم زوم دے، د هغوی د لاسه دا ماشومه قتل شوې وه۔ بیا فوری په هغې کښې انتظامیې ایکشن اخستے دے او چې څومره ملزمان په هغې کښې چارج وو، هغه ټول نن په جیل کښې پراته دی۔ د علاقې هیڅوک د دې سرپرستی نه کوی، هغوی د قانون سره مخامخ شوی دی او د هغوی کیس چونکه اوس په کورټ کښې دے، ظاهره خبره ده چې سزا به ورله کورټ ورکوی، د دې وجې نه نور پکښې خاموشی ده او په هغې باندې ایکشن اخستے شوے دے، انتظامیې خپل کار کړے دے په هغې کښې۔

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب۔ یہ چونکہ کل ایجنڈے پہ ہے اور مجھے تھوڑا اس کے بارے میں آپ ڈی پی او سے عنایت خان رابطہ کریں، کل اس کی پوری رپورٹ لیکر آئیں کہ اس کی کیا پراگریس ہے؟ کل اسمبلی میں پیش کریں، جی جی بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! ډیره زیاته مهربانی۔ څنګه چې تاسو په دیکښې پخپله تحریک التواء د بل چا وه او تاسو داد مخې ته روړه، دا زمونږ د دیر په عوامو باندې او په دې ټوله صوبه باندې ستاسو احسان دے، دغه تسلسل کښې زما حلقه کښې هم د روژې په میاشت باندې د څلورو کالو ماشوم حلال

شوے دے او د هغي تر اوسه پورې، او د روښې حلال شوے دے، دا پته اونه لګیده او تهانه چکدره کښې، دا پته اونه لګیده چې یره دا ماشوم چا حلال کړے وو، دې سره څه وو، بار بار ما د متعلقه عملې سره، ډی پی او سره، ډی ایس پی سره، دې ټولو سره رابطه کړې ده، میډیا کښې او پرنټ میډیا او الیکټرانک میډیا دا خبر راخستے دے خو تر اوسه پورې که لږه مهرباني اوکړي۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بخت بیدار صاحب! تاسو کال اټینشن راوړئ، زه به Immediately کال اټینشن واخلم په دے باندې، ته ما ته Submit کړه، سیکرټریټ کښې کال اټینشن Submit کړه۔ جی جی، عنایت خان۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب! بالکل آپ نے درست کہا ہے کہ اس پہ اگر کوئی Written وہ آ جائے تو آج ہم پولیس سے اس واقعے کی پوری پراگریس لیں گے کیونکہ یہ جو جندول والا واقعہ تھا جس طرح میں نے بتایا کہ میرے پاس پوری معلومات نہیں ہیں اور میں ایوان کو غلط انفارمیشن نہیں دے سکتا، تو بہتر تھا کہ ہمارے متعلقہ ایم پی اے صاحب موجود تھے اور ان کے پاس معلومات تھیں، بہر حال میں ڈی پی او لوئر دیر سے ان دونوں واقعات کے حوالے سے پوری معلومات اکٹھی کر کے ایوان کو بریف کروں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کے توسط سے ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اے جی این قاضی کا نام ہم سب جانتے ہیں اور آج مجھے ایک صحافی بھائی نے کہا کہ 'ڈان' او 'دی نیوز' کے اندر خبر ہے کہ ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے، میرے خیال میں وہ چونکہ چھوٹے صوبوں کے محسن تھے اور جس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں ہمیں پیسے ملتے ہیں، یہ اسی کمیشن کے چیئرمین تھے اور انہوں نے جو فیصلے کئے ہیں، اس کے چھوٹے صوبوں کے اوپر بڑے اچھے اثرات ہیں اور آج بھی ہمیں اور پچھلی گورنمنٹ کے اندر بھی اس کا فائدہ ملا، اس حکومت کے اندر بھی ہمیں مطلب اسی کے بقایاجات مل رہے ہیں۔ جو Un-capping کا ہمارا ایشو تھا، یہ انہوں نے ہی Address کیا، تو سچی بات یہ ہے کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ Exactly اگر اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق Calculation ہو گی تو اس وقت مرکز ہمیں کوئی 68 to70 بلین روپے سالانہ یہ ہمارا نیٹ ہائیڈل پرافٹ بنتا ہے، یعنی Exactly اگر اس کے مطابق Calculation ہو گی۔ ظاہر ہے اس وقت ہم اس بات پہ اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کم از کم Un-capping کر دی ہے اور ہمارے ساتھ Promise کیا ہے کہ اس سال سے ہمیں اٹھارہ ارب روپے ملیں گے تو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کو Tribute بھی پیش کیا جائے اور ان کیلئے دعا بھی

کی جائے، چونکہ انہوں نے ایک اچھا ہمارے اس صوبے کے اوپر اور چھوٹے صوبوں کے اوپر احسان کیا ہے۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!اس کیلئے دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ زه د دې معزز ایوان توجه یو خبرې ته را ګرځول غواړم او هغه دا چې په ملاکنډ ډویژن کښې چونکه موسم اوس د ګرمئ ختمیدونکے دے او ژمے راروان دے، زمونږ چې څومره ترقیاتی کارونه وو جی، هغه په ټپو اودریدل، فنډ نشته دے، مونږ بار بار رابطې کوؤ، بار بار ویناګانې کوؤ خو خبر نه یم چې د څه د لاسه دا فنډونه بند دی، ولې دې ضلعو ته فنډونه نه ملاویږی؟ ځکه چې د دسمبر د میاشتې نه جناب سپیکرا! د دسمبر نه بیا د اپریل پورې زمونږ په دغه علاقو کښې کارونه نشی کیدے، نو زما دا درخواست دے چې مهربانی اوکړی او دا فنډونه څومره زر کیدے شی چې دا ریلیز کړے شی خو زما جی په دیکښې یو درخواست بل هم دے جناب سپیکر صاحب! په مثال باندې یو سکیم ښایم چې یو په هغې کښې پل دے د اووه شپیتو کروړو روپو یو سکیم دے او یو روډ دے چې د ساونړئ روډ په نوم یادیږی، چونکه هغه خو د وزیر بلدیات صاحب حلقه ده خو د هغې سره زما یو پل دے چې هغه زما په حلقه کښې دے نو د دې کال د پاره په هغې کښې یو کروړ روپئ فنډ ایښودے شوے دے، جناب سپیکرا! دغه شان یو کروړ روپئ اووه شپیتو کروړ روپو کښې ملاویږی نو زما خیال دے چې دا منصوبه د اووه شپیتو کالو ده، په اووه شپیتو کالو کښې به دا سکیم مکمل کیږی نو جی، زما دا درخواست دے چې دا کوم فنډونه ایښنخودي شوی دی، مونږ وایو چې مونږ ته خو په بجټ تقریر کښې دا خبره کیده په بجټ کښې دا وئیلې کیدل چې چونکه دا صوبه د نوی سکیمونو متحمل کیدے نشی، نوی سکیمونه مونږ ځکه نشو کیښودے چې مونږ سره د پیسو بحران دے نو هغې وخت مونږه وئیل چې څه ټهیک ده خو وروستو په دې بجټ کښې ډیر څه مونږ اولیدل، خو جناب سپیکر

صاحب! نوی سکیمونه خو خیر درکنار خو هغه د زړو سکیمونو د مکمل کیدو د پاره د حکومت سره څه سوچ دے او څه فکر دے؟ نو زما جی دا درخواست دے چې منسټر صاحب دې د دې خبرې وضاحت اوکړی چې دا فنډونه ولې نه ورکړے کیږی، د دې وجه څه ده؟ او جناب سپیکر صاحب! دا فنډونه دا که مونږ ته په دې میاشت کښې ملاؤ نه شول، دا کارونه زمونږ بند شو، اوسه پورې ګورې جی کارونه زمونږ لا روان شوی نه دی، نو زما دا خیال دے چې اخوا، د دې میاشتې نه اخوا بیا نور کارونه نشی کیدے۔ شکریه۔

جناب سپیکر: منسټر فنانس، منسټر فنانس، پلیز، مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید(وزیر خزانه): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ صاحبزاده ثناء الله صاحب چې کومه نکته اوچته کړه، Valid ضروری ده او دا چې اوس په دې وخت کښې اے ډی پی بک هغه هم راغے، یوه خبره خو دا ده چې زما د دې خبرې سره اتفاق دے چې په ملاکنډ ډویژن کښې خصوصاً په دې وخت کښې موسم نسبتاً ټهیک دے او بیا د نومبر دسمبر نه اخوا موسم نو دا ټهیک خبره ده خو چې هلته پچیس پرسنټ ریلیزز شوی دی او هغه هم ډیر کم دی نو هغه پچس پرسنټ ریلیزز باندې دا منصوبه سټارټ کیږی هم نه، دا ټهیک خبره ده، ما اے ډی پی لږه ډیره کتلې ده، دیکښې خو خیر د P&D Recommendations دی، د هغې خپل دغه دی، د فنانس خپل، کومه حده پورې چې ریلیزز خبره ده نو په فلور آف دی هاؤس زه اعلان کومه چې ریلیزز دې ففټی پرسنټ Ensure شی، پچیس پرسنټ ریلیزز نه، د نن به ان شاء الله مونږه په دې باندې خپل میټنګ اوکړو خو زه اسمبلۍ ستاسو په Behalf باندې زه Surety ورکومه چې ان شاء الله مونږ به دا ففټی پرسنټ ریلیزز دغه کړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

وزیر خزانه: دویمه دا چې پی اینډ ډی او فنانس د هغوی خپل Role دے خو آل ایډمنسټریټیو سیکرټریز، هغوی ته هم مونږ دا چونکه د ریلیزز کښې بیا وروستو د Re-appropriation اختیار هم هغوی ته دے او فنانس یکمشت سی اینډ ډبلیو ته، یا ایجوکیشن ته یعنی ټول ډیپارټمنټس بیا هغه ډیپارټمنټس Further بیا ریلیزز هغه سکیمونو ته کوی، هغه سکیمونو کښې زما Reservations دی او ما

ته اندازه ده چې په هغې کښې، هغه به هم هغوی ته زه د دې ځائې نه ستاسو په Behalf باندې چې هغوی دې بالکل انصاف نه شروع اوکړی، دا نه چې هغه خپل یو کس ته یا یو حلقې ته دومره او بل ته نه، مونږ به دلته بالکل Equality او د برابرئ په بنیاد باندې به خبره کوؤ، هغه رپورټ به هم زه د هغوی نه اخلمه خو د دوئ پوائنټ ټهیک دے، ریلیزز دې ففټی پرسنټ، دا به بالکل Ensure کوؤ، دا به هغوی ته ورکوؤ او په نیکسټ زه به د هغوی نه رپورټ واخلم او بیا به هغه رپورټ ان شاء الله تاسو ته دلته زه پیش کوم هم-----

جناب سپیکر: اسمبلئ کښې تاسو بیا Proper-----

وزیر خزانہ: په دیکښې به دې هیڅ Negligence نه مونږه کار نور نه اخلو۔

جناب سپیکر: تاسو دا رپورټ بیا Within ten days دې اسمبلئ کښې پیش کړئ، او کے جی۔ ثناء الله صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ټهیک ده جی۔

## ہنگامی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انڈسٹریل اسٹیٹ/اکنامک زونز مجریہ 2016 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.8, Minister for Law, please.

Mr. Imtiaz Shahid(Minister for Law): بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, lay the Khyber Pakhtunkhwa, Takingover of the Industrial State or Economic Zones Ordinance, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 9, honourable Minister for Law, please, item No. 9.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ذیابیطس اعلامیہ مجریہ 2016 کا متعارف کرایا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Senior Minister for Health, introduce the Khyber Pakhtunkhwa Tuberculosis Notification Bill, 2016, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No.11 and 12, honourable Senior Minister for Local Government.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Inayat Ullah {Senior Minister (Local Government)}: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Sahibzada Sanaullah.

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ دا کوم امنډمنټ چې دوئ راوړے دے جی-----

جناب سپیکر: پلیز، آپ پہلے وہ Read out کرلیں۔

Sahibzada Sanaullah: The Clause 2 of the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be deleted, please.

جناب سپیکر: مسٹر عنایت!، پلیز۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، دا جی زه لږ Explain کومه۔ دا هغه امنډمنټ وو چې کوم دې هاؤس کښې مونږ راوستے وو، چې کوم تحصیل او کومه ضلع درې ځل په خپل ناظم او نائب ناظم Elect کولو کښې ناکام شی نو هغه به Automatically dissolve کیږی۔ دا مسئله During a course of our different discussion په لوکل ګورنمنټ کمیشن کښې هم رولز آف بزنس باندې چې کومه High Powered Committee زما مشرئ کښې جوړه شوې وه، په هغه کښې لاء او لوکل ګورنمنټ او دا ټول وو او بیا چیف منسټر صاحب مخې ته هم، په دې باندې د لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ نه علاوه د لاء ډیپارټمنټ او ایډوکیټ

جنرل دا Opinion راغلے وو چې دا Constitutionally ټهیک نه ده دا خبره ځکه چې یو هاؤس خلقو الیکټ کړو نو هغه ته په دې باندې نشی Deprive کولے چې ته په درې ځل کښې چې دے نو خپل دغه، او دا د لاء ډیپارټمنټ Opinion دا وو چې دا د Constitution د Spirit against دے ، دا امنډمنټ او دې وجې نه دا تاسو Reverse کړئ، سبا له به څوک کورټ ته ځی او کورټ ئے Undo کوی، نو هغې نه ښه دا ده چې تاسو دا امنډمنټ چې دے نو Reverse کړی، نو دا هم هغه امنډمنټ دے چې کوم لکه مونږ په هغې کښې راوستے دے چې دا یو هاؤس، که نه الیکټ کیږی نو هغویUltimatelyبه په هغې کښې خپله باندې Consensus جوړیږی خو لکه هغه هاؤسAutomatically نشی Dissolve کیدے، دا Precedence په صوبائی اسمبلئ او په قومی اسمبلئ کښې هم نشته دے داسې۔

جناب سپیکر: نو ته Agree کوې هغه سره؟

سینئر وزیر(بلدیات): نه جی۔

جناب سپیکر: نه Agree کوې؟

سینئر وزیر(بلدیات): نه، زه تاسو ته لږ Explain کړمه، هغه دا خبره کوی، ثناء الله خان دا خبره کوی چې دا ما کوم امنډمنټ آرډی ننس کښې راوړے دے او هغه کلا زۀ چې کوم کښې دا وو چې درې ځل که یو هاؤس خپل دغه الیکټ نه کړی، هغه به مونږ Reverse کړو، دے وائی چې هغه مه Reverse کوئ، دے دا خبره کوی، زما او د ده دیکښې دا فرق دے۔

جناب سپیکر: جی اوکے، ثناء اللہ صاحب! آپ بتائیں، پھر اس کے بعد منور صاحب۔ جی جی۔

Senior Minister for Local Government: Put it to House.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! مسئله دا نه ده، خبره دا ده چې دې آرډیننس چې دا دوئ راوړے دے ، دیکښې دا وو چې یو ځل، دا د مخصوص تحصیل د پاره جناب سپیکر! کیږی او هغه دا دے چې د واړئ تحصیل داسې یو تحصیل دے چې د تحریک انصاف او د یو آزاد ملګری په وجه باندې هغه ټائی شوے دے ، نهه ممبران وو، نهه ممبران د جماعت اسلامی وو، پینځه ممبران زمونږه وو، څوارلس ممبران وو، جناب سپیکر! د جماعت اسلامی دوه ممبران زمونږه سره

ملګرئ شو نو دا اووه ممبران برابر شو، چې کله دا ممبران برابر شو، یو ځل الیکشن اوشو، دویم ځل الیکشن اوشو، په دریم ځل الیکشن د پاره دوئ د هغه خلقو خلاف لاړل الیکشن کمیشن ته ، الیکشن کمیشن د دوئ درخواست مسترد کړو، د هغې نه پس دوئ لاړل هائی کورټ ته، دارالقضاء سوات ته، هلته کښې د دوئ درخواست مسترد شو، د سپریم کورټ ته د رجوع کولو کوشش اوکړو خو سپریم کورټ کښې دوئ ته Stay نه ورکړې کیدله. جناب سپیکر! چې دغه سهارا د عدالت ختمه شوه نو جناب سپیکر! دا امنډمنټ دلته راوړے شو، زما عرض دا دے چې دا امتیازی سلوک دے، دا امتیازی قانون دے، زه دا وایم چې یو ځل ټائی شو، دوه ځل ټائی شو، نو دا څلور کاله به مونږه په ټائی ټائی کښې هر ځل الیکشن کوؤ، دا پوزیشن کلیئر دے جناب سپیکر! دا پوزیشن کلیئر دے چې نه دوئ حکومت جوړولې او نه مونږه حکومت جوړولې شو، پکار دی چې د وخت، څوارلس کروړه روپئ زما د تحصیل یو کال اوشو چې پرتئ دی جناب سپیکر! ما وزیر اعلیٰ صاحب ته پکښې درخواست کړے دے، ما سینیئر منسټر صاحب ته پکښې درخواست کړے دے، بلکه هغه خلقو ، هغه ممبرانو، Elected ممبرانو، هغېElected ممبرانو خپل'پروپوزلز' ورکړی دی، ما د هغې سره Agree کړی ده. چونکه زه د خپلې علاقې په ترقئ کښې رکاوټ جوړیدل نه غواړم نو که هغه ما ووئیل چې که د جماعت اسلامی ملګری خپل سکیمونه ورکوی او که د نورو پارټو ممبران خپل سکیمونه ورکوی، دا سکیمونه د اوکړې شی، خیر دے زما په دغه باندې دې اوشی، لکه مطلب دا دے چې تجویزونه دې دوئ ورکړی خو جناب سپیکر! دا امتیازی سلوک دے چې فرض کړه جناب سپیکر! زما درخواست دے----

جناب سپیکر: سمیع اللہ علیزئی اومنور خان، اس پر چونکہ، سمیع اللہ علیزئی میرا خیال ہے اس پر اپنا پوائنٹ دینا چاہیں گے، سمیع اللہ علیزئی۔

صاحبزادہ ثنااللہ: جناب سپیکر، زما دا یوه خبره واؤرئ، خیر دے زما دا یوه خبره واؤرئ.

جناب سپیکر: جی۔

صاحبزادہ ثنااللہ: چې فرض کړه، فرض کړه دا څیز ختم شی، Nextبه څه کیږی؟

جناب سمیع اللہ علیزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، منسٹر صاحب نے جس طرح بات کی کہ بھئی ظاہری بات ہے کہ اگر ایک دفعہ ہاؤس Elect ہو گیا ہے تو اس سے یہ چیز نہیں لینی چاہئے کہ مطلب اس کو Dissolve کر دیا جائے اور سکشن 35 کے اندر، ایکٹ کے اندر میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ چیز موجود ہے کہ صوبائی حکومت، اگر وہاں ٹائی آ رہی ہے یا کوئی اور پرابلم آ رہا ہے تو صوبائی حکومت اس میں بجٹ بنا سکتی ہے، تو میری یہ ہاؤس سے گزارش ہے کہ جس طرح وزیر موصوف نے کہا ہے تو اسی کو ہم سپورٹ بھی کرتے ہیں اور یہ بہتر انہوں نے بات کی ہے کہ ہاؤس میں جو Elect ہو کر آئے ہیں، عوام نے Elect کئے ہیں، ان کو تو کم از کم کسی اس کے تحت گھروں کو واپس نہیں جانا چاہیئے جی۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب سمیع اللہ علیزئی: اور سکشن 35 جو آپ کے ایکٹ کا، جو آپ نے بنایا ہے، اس میں صوبائی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ بجٹ بنا کر علاقے کو ترقی کے اوپر گامزن کرے۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چاہے ڈیبیٹ پوری ہو جائے، جب قانون پاس ہو، تاکہ لوگوں کو سمجھ آئے کہ یہ کیوں ہے؟ اچھا ہے کہ تھوڑی سی ڈیبیٹ ہو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہی سر، آپ کی جو Approach ہے، یہ بڑی اچھی ہے کہ کم از کم اس پر ڈسکشن ہو جائے۔ تھینک یو سر، میں یہ منسٹر صاحب جو امنڈمنٹس لا رہے ہیں اور جو لاء ڈیپارٹمنٹ کا وہ ریفرنس دے رہے ہیں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ اگر کورٹ میں چیلنج ہوا ہے، تو میرا سر! منسٹر صاحب، منسٹر صاحب سے میرا کونسپشن یہ ہے کہ جب کونسل یا ڈسٹرکٹ ناظم یا تحصیل ناظم بجٹ پاس نہیں کر سکتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس ممبرز نہیں ہیں، وہ بجٹ پاس نہیں کر سکتا تو کیا ان ممبر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ جو تحصیل ناظم ہے، وہ تو ان کے انڈر ہے، پبلک نے ان کو ووٹ دیا ہے اور اسی وجہ سے یہ تحصیل ناظم اور ڈسٹرکٹ ناظم بنے ہوئے ہیں، اگر آپ وہ اختیار ان سے چھین لینا چاہتے ہیں کہ آپ بالکل، میرا کورم، میری تعداد بھی نہیں ہو گی اور میں پھر بھی اس کا ناظم رہوں گا اور تحصیل ناظم رہوں گا، یہ میرے خیال میں پتہ نہیں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ والوں نے یہ کونسی Approach کی ہے کہ یہ ٹھیک نہیں

اور کورٹ چلے جائیں، میں کہتا ہوں کہ یہ توان ممبران کے ساتھ بھی زیادتی ہے کہ ان کے پاس تعداد بھی اور وہ بجٹ پاس بھی نہیں کر سکتے، تو میرے خیال میں یہ جو امنڈ منٹس لا رہیں، یہ ٹھیک نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے، آپ مطلب ہے سپورٹ کرتے ہیں منسٹر صاحب کی امنڈ منٹس کو، اچھا بس ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں جی۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once. Sorry , sorry,

وہ چونکہ ابھی ہاؤس کے سامنے ساری ڈسکشن ہو گئی ہے، گورہ چې څوک د دې امنډمنټ په حق کښې دی، هغوی 'یس' اووایئی، صاحبزاده صاحب! خبره اوشوه کنه، ته پلیز اوس، چې څوک د صاحبزاده صاحب د دې دغه حمایت کوی، هغوی"Yes" اووایئی، "Yes" اووایئی۔

<u>اراکین</u>: Yes۔

<u>جناب سپیکر</u>: څوک ئے چې مخالفت کوی، هغوی "No" اووایئی۔

<u>اراکین</u>: No۔

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The amendment is dropped. ‘No’, the amendment is dropped and original Clause 2 stands part of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 4 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

ایک منٹ سردار حسین صاحب! میں فائنل کر دوں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ما یو ضروری خبره کوله۔

<u>جناب سپیکر</u>: نو ستا خو په پته پوهه نه شوم چې تا څه اووئیل؟ میڈم! اس کے بعد آپ بات کر لیں گی پلیز، بس۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! څنګه چې منسټر صاحب خبره اوکړه، د ثناالله صاحب دا یوه خبره دا ډیره زیاته مهمه ده چې د کله نه دا لوکل ګورنمنټ ایکټ جوړ شوے دے، دېکښې یعنی Continuously او Repeatedly ترامیم راوړے شی، په رولز آف بزنس کښې روزانه بنیاد بانديې بدلون راوستې شی، تبدیلی پکښې راوستې شی د خپلو مقاصدو د یعنی Vested (interests) او سیاسی مقاصدو د پاره، دېکښې هیڅ شک نشته چې دا امنډمنټ چې حکومت راوړے دے، په خپل عرض ئې راوړے دے خو مونږه د حکومت په دېکښې ملګرتیا کوؤ چې دا په ریکارډ راشی، د هغې وجه دا ده چې مثال که په یو ځائې کښې حکومت نه جوړیږی، ممبران Tie کیږی نو هاؤس خو ګناه نه ده کړې چې هاؤس دې Dissolve شی، مونږه د دې ملګرتیا کوؤ، د هغې وجه دا ده چې دا د جمهوریت د روح خلاف ده، مثال لکه مردان اوس صوبائی حکومت ټارګټ کړے دے، بنوں صوبائی حکومت ټارګټ کړې ده، ډی آئی خان د صوبائی حکومت ټارګټ دے، تورغر د صوبائی حکومت ټارګټ دے، دوئ حکومت Pressurize کوی، د مردان ناظم په دې وجه بانديې نااهل وو چې وائی ده بجټ نه دے پاس کړے، دا خو شکر دا دے چې هائی کورټ هغه بحال کړو، داسې په بنوں کښې دا ټول سسټم چې دے، دا Hangedساتلے وو، په ډی آئی خان کښې هم دغه پوزیشن دے، نن تاسو د تورغر د ټولې ضلعې مثال واخلئ، سپیکر صاحب! زمونږه عرض دا دے چې حکومت قانون چې دے دا د ذاتی مقاصدو د پاره او سیاسی مقاصدو د پاره دا د قام سره ناانصافی ده، دا خو د ټول اولس سره ناانصافی ده، دا خو د دې لیجسلیشن سره ناانصافی ده، لهذا زه په دې یوه خبره بانديې د ثناالله صاحب ملګریتا کومه چې د ذات د پاره د خپلې پارټۍ د پاره، دلته خو Defection law موجوده ده، که یو ممبر Defection اوکړی، هغه په آئین کښې واضحه توګه بانديې لیکلی دی چې په بجټ کښې هغه Defection اوکړی، په Vote of confidence او په Vote of no confidence کښې هغه Defection اوکړی نو Defection law چې ده، هغه بانديې Impose کیږی، نو لوکل ګورنمنټ منسټر صاحب ته به زما دا ریکوئسټ وی چې مهربانی دې اوکړی، ډیر وخت اوشو، اوسه پورې، دوئ وائی مونږه پیسې ورکړې دی،

هغوی احتجاجونه کوی، دوئ وائی مونږه اختیار ورکړے دے، هغوی احتجاجونه کوی، لهذا ریکویسټ دا کوؤ، ریکویسټ دا کوؤ چې دا حکومت دې د فراخدلئ نه کار واخلی چې کومو کومو پارټو خلق راغلے دے، پکار دا ده چې ډیر د فراخدلئ، لیجسلیشن هم کوی چې ډیر په سوچ ئې اوکړی، چې نن امنډمنټ راوړئ، سبا ئې بیا Reverse کوی، نن قانون راوړئ، سبا بیا امنډمنټ راوړی، بله ورځ هغه امنډمنټ بیا Reverse کوی نو دا پریکټس چې دې Mature نه دے۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! انسانی قانون دے، خامخا پکښې دغه راځی، چینج پکښې راځی، د هغې د پاره، میډم معراج همایون، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون: سپیکر صاحب، ډیره ډیره مهربانی چې تاسو ټائم راکړو۔ سپیکر صاحب! توجه، Attention غواړم۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ ما نن پریویلج موشن وړومبی ځل په درې نیموکالو کښې یو پریویلج موشن مې Submit کړے وو، هغه نه دے راغلے میز ته۔

جناب سپیکر: دا لاء اودریږه، دا خو دا سبجکټ نه دے خلاص، ته بیا بله خبره کوې، د دې لاء سره خو Related نه کوی۔

محترمہ معراج ہمایون: نه نه جی، دا خبره نه ده۔

جناب سپیکر: Passage Stage چونکہ اس ایشو پر (مداخلت) پہلے میں بل تو فائنل کروں ناں جی، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ کو موقع دوں گا، یہ ختم ہو جائے ناں، یہ طریقہ تو نہیں ہے۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage, please.

Minister for Local Government: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2016 may be

passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Next, item No. 13, Mr. Mehmood Jan, MPA.

جی مولانا صاحب! دا لږه غونډې ایجنډا پاتې ده، بیا به تا له موقع درکړم کنه، پینځه منټه کښېنې دا خلاصیږی۔ جی مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، پچھلے دنوں بھی میں نے اس حوالے سے بات کی تھی، عنایت اللہ خان صاحب بیٹھے تھے، میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ وہ اس بل کے حوالے سے جو ابھی انہوں نے پاس کرانے کیلئے پیش کیا، میں نے اس دن بھی کہا کہ یہ بل عدالت میں ہے اور اخلاقی طور پر ہمیں نہیں چاہیے کہ ہم اس بل کو پاس کرانے کیلئے پیش کریں، اخلاقی طور نہیں چاہیے۔ دوسری بات یہ جناب سپیکر! جیسے بابک صاحب نے بات کی کہ تسلسل کے ساتھ ہم اس میں امنڈ منٹس لا رہے ہیں اور اس کے جو بارہ نمبر پر ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس کو پلیز آرڈر میں رکھیں۔

مولانا لطف الرحمان: اس ہاؤس کو پھر بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی قانون بنتا ہے، وہ بالعموم بنا کرتا ہے، بالخصوص نہیں ہوا کرتا جناب سپیکر! اور آج جو بل پاس ہو رہا ہے، بالخصوص ہو رہا ہے، اس میں مقصد صرف یہ ہے کہ کسی ضلع کے ناظم کو بچانا ہے اور کسی ضلع کے ناظم کو ختم کرنا ہے جناب سپیکر! اور اس کو عدالت میں اسی لیے چیلنج کیا گیا اور میں یہ بتادوں جناب سپیکر! کہ اگر ہماری حکومتیں اس طرح کے بل لائیں گی، اس طرح کا قانون وہ پاس کرنے کی کوشش کریں گی کہ اس میں ان کا ذاتی مفاد حکومت کا ہو اور عام لوگوں کیلئے وہ قانون نہ ہو، ادارے اس طرح نہیں چلا کرتے جناب سپیکر! اور پھر مسئلہ وہی ہو گا کہ جب حکومت کے ادارے اپنی جگہ پر اس حوالے سے اپنا کام نہیں کریں گے اور اگر وہ قانون امتیازی بنائیں گے جناب سپیکر! لوگ عدالت میں جائیں گے تو پھر حکومت کا کیا فائدہ ہے، اس اسمبلی کا کیا فائدہ ہے جناب سپیکر! کہ عدالت میں اس لئے جانا پڑے کہ حکومت جو ہے اس پر اعتراض ہو، اس کا جو عمل ہو، وہ مشکوک ہو جناب سپیکر! تو اس طرح کیسے چلے گا جناب سپیکر! کہ آپ صرف بچانے کیلئے قانون بنائیں اور ختم کرنے کیلئے قانون بنائیں، یہ کہاں کا انصاف ہے جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بابک صاحب کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اصولاً اس بات پر اتفاق کیا کہ یہ جو امنڈمنٹ ہے، یہ درست ہے، انہوں نے صرف اس بات پر اختلاف کیا ہے کہ یہ Selectively کیا جارہا ہے اور کچھ خاص حلقوں کو نوازنے کیلئے کیا جارہا ہے، انہوں نے مردان کی طرف اشارہ کیا، دیکھیں ہم کیا کرسکتے ہیں، جب مردان کے طرف سے چالیس Elected Councillers نے ہمیں شکایت کی کہ بجٹ پاس نہیں ہوا ہے اور انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ جو بجٹ پاس ہوا ہے، اس میں 37 افراد موجود تھے اور جو ناظم کی طرف سے اور نائب ناظم کی طرف سے رپورٹ ملی ہے، Written جو ان کی طرف سے رجسٹر ملا ہے، اس میں ساٹھ لوگ تھے اور اس میں تین لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے سرے سے ووٹنگ میں حصہ ہی نہیں لیا ہے اور تین لوگوں نے کہا کہ یہ دستخط ہمارے نہیں ہیں، جعلی ہیں اور وہ رپورٹ ہم نے فرانزک لیبارٹری میں بھیجی اور فرانزک لیبارٹری نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ دستخط جعلی ہیں، اس کے بعد ہم کیا کرتے؟ مطلب ایک لاء موجود ہے کہ ستاون میجارٹی ہے اور ستاون کی میجارٹی نہیں تھی، According to the Opposition وہاں 37 لوگ تھے اور According to register، اس کے مطابق وہاں 54 لوگ تھے اور جہاں تک تورغر کا تعلق ہے تو تورغر کے اندر ایک No Confidence اسی ہاؤس کے لوگوں نے مؤو کی ہے، صوبائی حکومت نے نہیں مؤو کی ہے، وہ اپنے درمیان گروپوں میں تقسیم ہوئے ہیں، یعنی پی ٹی آئی دو جگہ ہو گئی ہے اور کچھ لوگ جے یو آئی کے ساتھ چلے گئے، پی ٹی آئی والے اور کچھ لوگ اپنے Sitting ناظم کے، جے یو آئی والے Against ہو گئے ہیں، اس کا جو Sitting ناظم ہے، اس کے Against ہو گئے، پی ٹی آئی کے ناظم کے اور ایک قسم کی عجیب Grouping بنی ہے اور اس میں ہماری لوکل گورنمنٹ کمیشن کے سامنے یہ بات ہے، یہ ہمیں Establish کرنا ہے اور یہ ہمیں Establish کرنا ہے کہ یہ عدم اعتماد ہوا ہے کہ نہیں؟ ہاؤس اس ایکٹ کے تحت، ہاؤس کے اندر 23 لوگ ہیں اور 23 لوگوں میں سے پندرہ لوگوں نے ناظم کے اور نائب ناظم کے Against ووٹ دیا ہے، جو Sitting ناظم ہے، اس کی Contention یہ ہے کہ ناظم اور نائب ناظم کے اوپر 'No Confidence' At a time ہوا ہے، اس لئے وہ Valid نہیں ہے، ہم نے Legally اپنے لاء ڈیپارٹمنٹ اور ایڈوکیٹ جنرل کو ریفر کیا ہے اور ان سے Opinion مانگی ہے کہ وہ ہمیں Opinion دے دیں کہ اس میں ہم کیا کریں؟ ظاہر ہے ہمیں ایک کیس ریفر ہوا ہے، اس پہ تو کوئی فیصلہ ہم کریں گے، تو پھر عدالتیں ہیں، اگر ہم غلط فیصلہ کرتے ہیں تو جس طرح عدالتیں سمجھتی ہیں کہ مردان

کے کیس میں ہم نے غلط کیا تو انہوں نے ہمارا Reverse کیا لیکن عدالتوں کے اندر کچھ فیصلے ہمارے جو ہیں، وہ Retain رہے ہیں، ان کو Endorse کیا گیا ہے اور جہاں تک مولانا صاحب کی بات کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اصولاً ان دو باتوں کے اوپر مسلسل اپوزیشن کی طرف سے تنقید ہوئی ہے کہ یہ جب آپ کہتے ہیں کہ جب تک ایک ہاؤس اپنا بجٹ پاس نہیں کرے گا، اس کے خلاف جو No Confidence ہے، وہ Simple majority سے ہوگا Otherwise two third majority سے ہوگا تو اس کو اسی ہاؤس کے اندر اور باہر اس پہ تنقید ہوتی رہی ہے۔ یہ جو دوسرا میں نے امنڈمنٹ کے بارے میں بتایا کہ تین مرتبہ اگر کوئی ہاؤس اپنے ناظم کو Elect نہ کر سکے، وہ ہاؤس Dissolve ہوگا۔ لاء ڈیپارٹمنٹ اور ایڈوکیٹ جنرل کی اس میں Opinion آچکی ہے کہ یہ Unconstitutional ہے، ظاہر ہے یہ اور یجنل ایکٹ کے اندر جو چیزیں ہیں، ان کو ہم Restore کر رہے ہیں، میں ایک بات بتاتا چلوں، یہ ہاؤس کے اندر پہلے بھی میں نے کی تھی۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر: (صاحبزادہ ثناء اللہ، رکن اسمبلی سے) آپ پلیز، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں نا، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، یہ طریقہ نہیں ہے نا، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، صاحبزادہ صاحب! آپ پلیز بیٹھ جائیں، پلیز بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، صاحبزادہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں بات مکمل کروں، اس کو پھر موقع دے دیں۔ میں نے ہاؤس کے اندر یہ بات پہلے بھی کی تھی اور اب بھی دوبارہ کر رہا ہوں کہ جو میری سربراہی میں وزیر اعلیٰ نے کمیٹی بنائی تھی، میں نے اس ہاؤس کے اندر On record یہ کہا ہے کہ میں نے تمام پارٹیز کے ناظمین کو بلایا تھا، مردان کے اس ناظم کا حوالہ دیتے ہیں، میں نے ان کو بھی بلایا تھا اور میں نے چار چار گھنٹے مسلسل ان کے ساتھ ڈسکشن کی ہے اور ان سے پوچھا تھا کہ کیا مسائل ہیں اور میں نے جتنی Recommendations دی ہیں، وزیر اعلیٰ کو، وہ ساری Recommendations انہوں نے ناظمین کی Accept کر دی ہیں سوائے ایک کے کہ جس میں میں نے ان کو Recommend کیا تھا کہ ان کو پندرہ لاکھ تک پراجیکٹ کمیٹی کی اجازت دیں، صرف اس کی اجازت نہیں ملی ہے، اے سی آر ان کو ملی ہے، ڈی ڈی سی کی چیئرمین شپ ان کو ملی ہے جو 2001ء کے سسٹم میں نہیں تھی، ڈیولپمنٹ گائیڈ لائن ناظمین کے کہنے پہ Review ہوئی ہے، اس لئے ہم تو سسٹم کو دوبارہ Empower کرنے کی طرف جا رہے ہیں، ہم امنڈمنٹس اگر لا رہے ہیں تو ساری امنڈمنٹس سسٹم کو دوبارہ Empower کرنے کیلئے لا رہے ہیں۔ یعنی جو جو اپوزیشن کو

اعتراضات تھے، ہم ان کو Reverse کر رہے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Appreciate کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 13: مسٹر محمود جان، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پلیز، جی ڈیبیٹ نہیں ہے، آپ کی ہو گئی جی، بالکل یہ ایجنڈے کو پلیز آپ ۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ایک بات ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سردار حسین صاحب، وہ پھر جواب دیں گے تو ۔۔۔۔

جناب محمود خان: بس جی، کبنیہ، کبنینہ On behalf, on behalf of

جناب سپیکر: پلیز، یہ رپورٹ پیش کر لیتے ہیں، اس کے بعد یہ رپورٹ پیش کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن ارکان واک آؤٹ کر گئے)

## مجلس قائمہ برائے زراعت وامور حیوانات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Mehmood Khan (Minster for Sports, Cultures,):On behalf, on behalf of the Chairman, I beg to say that extension in the time period may be ganted to present the report of the Standing Committee No. 05 on Agriculture, Livestock Department, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to present report of the Committee? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted to present report of the Committee.

## مجلس قائمہ برائے زراعت وامور حیوانات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Khan, Item No.14.

Mr. Mehmood Khan (Minster for Sports, Cultures): I beg to move under the sub rule (1) of rule 85 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time of presentation of the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department may be extended till date.

Mr. Speaker: It stands presented.

یہ کیا مسئلہ ہوا جی؟

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جی اپوزیشن نے واک آؤٹ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: چلو عنایت خان! آپ پھر ان کو مل لیں، پلیز ایک دو آدمی اپنے ساتھ کر لیں۔ آئٹم نمبر 15: مسٹر محمود خان۔

## مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Mehmood Khan (Minster for Sports, Cultures): I beg to move that the report of Standing Committee No.12 on Health Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the report is adopted. Item No. 16. Mr. Muhammad Idrees Khan, MPA.

## مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Muhammad Idrees: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the report of the Standing Committee No. 10 on Finance Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the report is adopted.

میڈم زرین ضیاء! آپ کوئی ریزولوشن پاس کرانا چاہتی تھیں، عنایت خان! عنایت خان! آپ ان کو مل لیں، دو منسٹر ساتھ لے کر آپ لوگ مل لیں، ان کو کیا مسئلہ ہے؟ جی بس اس کو ہم Extend کریں گے، آپ ان کو ساتھ لے کر جائیں اور شاہ فرمان اور محمود خان کو اپنے ساتھ کر لیں۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمود خان! آپ پلیز، ان کے ساتھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: قاعدہ 240 کے تحت رول 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is the desire of the House is that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member to move her resolution? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

## قرارداد

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): یہ قرارداد میں جن کی طرف سے پیش کر رہی ہوں، ان کے نام ہیں: جناب سید سردار حسین شاہ صاحب، محترمہ زرین ضیاء صاحبہ، محترمہ دینا ناز صاحبہ، محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ، محترمہ عائشہ خان صاحبہ، نسیم حیات صاحبہ، یاسمین پیر محمد، رقیہ حناء، نرگس علی، نجمہ شاہین اور محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی۔

یہ اسمبلی خادم انسانیت اور فخر پاکستان عبدالستار ایدھی مرحوم کی وفات پر ان کے خاندان اور پوری قوم کے ساتھ رنج و غم کا اظہار کرتی ہے کیونکہ عبدالستار ایدھی نے اپنی پوری زندگی دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے وقف کر دی تھی اور اسی خدمت کے تحت پاکستانی عوام کی خدمت کیلئے دنیا کی سب سے بڑی فلاحی ایمبولینس سروس دی جس کا اعتراف گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ نے بھی کیا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ان کی عظیم خدمات کے اعتراف میں بابائے خدمت عبدالستار ایدھی کی یوم وفات 8 جولائی کو 'چیریٹی ڈے' کے طور پر منانے کا اعلان کرے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is that the resolution, moved by the honourable Member(s), may be passed? Those who in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

میڈم! آپ اپنی سیٹ پہ جائیں تاکہ بات کر لیں، اپنی سیٹ پہ جائیں، میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون: ډیره مهربانی سپیکر صاحب، تاسو ماله ټائم راکړو۔ زما پریولیج موشن وو، ما نن Submit کړے وو، څه داسې یولس نیمې بجې او هغه

دے افغان ریفیوجیز مسئلې سره دغه دے ، هغه بله ورځ 8 اګست باندې زه چې د اسمبلئ نه تلم کورته نو په فخر عالم روډ کښې، اوس ما دوه پریولیج اوشلول ځکه چې هغه پریولج موشن را هم نغلو نو هغې سره سیکرټری صاحب نه مې هم ګیله ده، نو زه ډیفنس کالونی ته خپل کور ته تلم، په فخر عالم روډ باندې د عسکری بینک مخامخ زمونږ ګاډے ئے اودرلو او تپوس ئے اوکړو، دغه ئے اوکړو، ما ورته اووئیل چې زه ایم پی اے یم، زما ډرائیور هم ورته اووئیل خو وئیل د ډرائیور کارډ، نو ډرائیور کارډ چې اوښودو نو هغه افغان نیشنل دے ، ښه ریګولر کارډ دے ورسره، ماسره ماشوم لوئے شوے دے ، فیملی مونږه سره ده، ماسره هغه کښې سروس کوی، نو یو ګهنټه ئے مونږ هلته اودرولو، ما ورته ډیر اووئیل چې دا خو ریګولر افغان سیټیزنز دی، دوئ ته خو اجازت شته دے کنه، صرف چې چا سره کارډ نه وی نو هغوی ته اجازت نشته دے کنه، ما وئیل ماته بیا لار اوښائی، چې کینټ کښې زه یم، زه به کور ته څنګه ځم، زما خو کور هم کنټونمنټ کښې دے ؟ خو هغوی هډو خبره منله نه، نو دا خو زمونږه یو سخت دغه دے ، پریولیج هغه کیږی، Hurt کیږی چې مونږه په خپل ستی کښې ګرځیدے مونږه نشو او دې افغان ته هیڅ پروټیکشن نشته، دوئ به بې عزته، زه هم په سړک ولاړه او هغه Young سړے دے ، د هغه په زړه کښې څه تیریدل هغه وخت چې مونږه اوس دومره بې عزته به دلته کښې ژوند تیروؤ، هغه کوؤ، نو ما هغه ریکویسټ کړے وو چې په دې باندې هغه اوکړئ، زمونږه دا پالیسی د کلیئر شی چې دا کنټونمنټ ایریا مونږه ته Out of bound ده، دلته به مونږه یو پاسپورټ ځان له جوړوؤ او یو ویزه به ځان له جوړوؤ چې هر وخت به مونږه اودریږو، ورته به وایو چې زه خو ایم پی اے یم یا زه خو فلانکے یم، نو د دې راله څه حل رااوښکل پکار دی، مونږه یو ریکویسټ مخکښې هم کړے وو چې د دې افغان دې مسئلې باندې یو تفصیلی دغه د اوشی، ډیبیټ د اوشی او دا خو زه لکه کنټونمنټ ته ځمه نو زه به په یره یره باندې ځم، زه چې خپل کور ته ځم په یره یره باندې ځم چې بیا مې چرته اوندروی۔

*(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)*

جناب سپیکر: میں ویلکم کرتا ہوں۔ ایک منٹ، یہ افغان مہاجرین کے حوالے سے میرے خیال میں اس دن بھی اسمبلی میں بات ہوئی تھی اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے حوالے سے پورا ایک دن ہم مختص کر لیں، اس لئے کہ یہ افغان مہاجرین کا جو ایشو ہے، اس پہ 'پراپر' ڈیبیٹ ہو۔ تو یہ کوسچن آیا ہے کہ اگر ہاؤس چاہتا ہے تو میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ اس کیلئے ایک پوری ڈیبیٹ ہو، ٹائم دیا جائے، Agreed؟ تو Friday کو آپ اس کے اوپر جو ہے ناں، Friday کو آپ نے افغان کے، افغانستان پہ یہ جو ایشوز چل رہے ہیں، اس کیلئے ہم پوری ڈیبیٹ اس پہ کریں گے، باقی کوسچنز اور سب کو ہٹا کر صرف یہ جو ہے ناں کریں گے، یہ جو ہمارا پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، وہ بھی کر لیں گے اور اس کے ساتھ اس پہ دو چیزیں، جی عنایت خان! عنایت خان۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: جی، دې سردار بابک صاحب او مولانا صاحب دوئ وائی چې مونږ به دوه دوه منټه لکه خپل مؤقف په دې خبره باندې ایږدو او زه به کوشش اوکړم چې ډیر په Soft انداز کښې Response ورکړمه او بیا تاسو چې هاؤس څنګه دغه کوئ، هغه شان ئے اوچلوئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: مولانا صاحب، پلیز مولانا صاحب۔

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی، ہماری ریکویسٹ یہی تھی کہ ہم اس حوالے سے بات کریں، وہ جواب دینا چاہتے تھے، مردان کا مسئلہ تھا، بابک صاحب اس پہ دو منٹ بات کرنا چاہتے تھے اور دو منٹ میں بات کرنا چاہتا تھا، میں عنایت اللہ خان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو بات کی تھی، وہ ہم نے امتیازی قانون کے حوالے سے بات کی تھی اور جو بل یہاں پہ آج پاس کرانے کیلئے پیش ہوا، اس حوالے سے میں نے بات کی کہ امتیازی قانون نہیں ہوتا، بالعموم ہوا کرتا ہے اور وہ قانون ایسا ہے، آپ وہ امنڈمنٹ جناب سپیکر! دیکھیں، اس میں یہ ہے کہ فرسٹ بجٹ ناظم فیل کرے گا تو وہ فارغ ہو جائے گا اور سیکنڈ، تھرڈ، فورتھ بجٹ وہ پاس نہیں کر سکے گا تو وہ ناظم فارغ نہیں ہوگا، اس کا کیا مطلب ہے؟ ذرا ہمیں بھی آسان لفظوں میں بتا دیا جائے کہ اس طرح کے قانون بنائے جا سکتے ہیں، اس طرح کے قانون ہوتے ہیں؟ اور ہم نے جو اعتراض کیا، ہمارا مقصد اس میں یہی ہے کہ حکومتیں سنجیدگی سے قانون بناتی ہیں، قانون اس طرح نہیں ہے کہ ہم روز اس میں ترمیم کریں، اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھ کر، اپنے سیاسی مفادات سامنے رکھ کر اور کچھ شخصیات کو سامنے رکھ کر ہم ان کو بچانے کی کوشش کریں یا ان کو فارغ کرنے کی کوشش کریں، تو اس حوالے سے ہم نے بات کی،

مردان کے حوالے سے جوانہوں نے تفصیل بتائی، وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن وہاں بھی یہی چیز لاگو ہوتی ہے کہ وہاں پہ فرسٹ بجٹ کا لفظ لاکر وہاں اس کو فارغ کرنا چاہتے ہیں اور سیکنڈ تھرڈ بجٹ لاکر وہ ڈی آئی خان اور دوسرے اضلاع میں ان کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے جناب سپیکر! تو ہم کہتے ہیں کہ اس طرح کا قانون نہیں بنایا جاسکتا اور جب حکومت اس پہ سنجیدہ نہیں ہوگی، اور ایک چیز میں اور بھی بتادوں کہ اس بل کے حوالے سے لاء منسٹری نے اختلافی نوٹ لکھا ہے کہ یہ آئین سے متضاد ہے، یہ آئین کے منافی ہے، اس طرح قانون نہیں بنایا جاسکتا جناب سپیکر! عدالت میں بھی ہے اور آپ کی لاء منسٹری میں اس پہ لاء سیکرٹری نے اختلافی نوٹ لکھا ہے جناب سپیکر! یہ بار بار ہم کہنا چاہتے ہیں اور یہی بتانا چاہتے ہیں اور یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہمیں بتادیا جائے کہ فرسٹ بجٹ اور سیکنڈ اور تھرڈ بجٹ پہ وہ کیوں عملاً نافذ نہیں ہوگا اور فرسٹ بجٹ پہ کیوں وہ عملاً نافذ ہوگا؟ اس کی وضاحت کی جائے کہ یہ کس طرح کا قانون پاس کیا گیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> سردار حسین۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه سپیکر صاحب۔ د منسټر صاحب او د انفارمیشن منسټر هم شکریه ادا کوم چې راغلو چیمبر ته مونږ سره، سپیکر صاحب! زمونږ مدعا هم دا ده، بلکه ما په دې باندې دا خبره کول غوښتل چې د کله نه هم دا لوکل ګورنمنټ ایکټ چې پاس شوے دے، اصولاً خو پکار دا وه چې کله دا ایکټ پاس شو نو رولز آف بزنس چې دی، هغه تیار یدل پکار وو، بیا دا د صوبائی حکومت بدنیتی وه چې کله الیکشن اوشو، د هغې نه پس رولز آف بزنس جوړوه او بیا روزانه بنیاد باندې امنډمنټس راوړه او بیا هغه امنډمنټس Reverse کوه، زما دا خیال دے چې د کومې مسئلې طرف ته مونږه اپوزیشن اشاره کوؤ، Practically حکومت د هغې پخپله اعتراف کوی چې یو وخت غلطی او کړی او په روان اجلاس کښې امنډمنټ هم راشی او په روان اجلاس کښې هغه امنډمنټس Reverse هم شی، سپیکر صاحب! ما چې د مردان خبره اوکړه، سوچ پکار دے، Suppose د مردان هاؤس شو یا د مانسهره هاؤس شو یا د ایبټ آباد هاؤس شو، په یو هاؤس کښې حکومت سره یو ممبر اکثریت یا دوه ممبرانو اکثریت دے، چې دوئ داسې لاء پاس کړی یا دوئ داسې رولز جوړ کړی چې که بجټ پاس نه شو، په وړومبئ پیرا باندې نو هغه ناظم چې دے، هغه به ډس کوالیفائی وی، دا مرګ خو حق دے، خدائے مه کړه د بجټ د پاس کیدو نه مخکښې، دوه ورځې

هغه ممبران وفات شو، د دې مطلب دا دے چې د هغه ناظم چې دے هغه به ډس کوالیفائی شی، د دې نه اندازه لګول پکار دی چې دا اراده، دا نیت څه دے ؟ د جمهوریت روح خو دا دے ، ما سره به منسټر صاحب په دې خبره اتفاق کوی چې که یو هاؤس بجټ پاس نه کړے شو د اکثریت په وجه، پکار دا ده چې هغه ته ټائم ملاؤ شی، د هغې دا مقصد نه شو چې یو ورځ هغه بجټ پاس نه کړے شو او بله ورځ سحر وختی د هغه ګلې ته ته پهنده واچوه او هغه ته ډس کوالیفائی کړه او د هغې واضح ثبوت چې دے چې دا زمونږ په خوا کښې مونږ سره کورټ دے ، مونږ سره عدالت دے ، مونږ چې کوم قانون دلته جوړوؤ، هغه قانون په دویمه ورځ باندې زمونږ په ګاؤنډ کښې په دې عدالت کښې چیلنج شوے وی، زه دا ګنړم چې دا په دې لویه اداره باندې چې دا عدالت د دې لوئے ادارې د قانون جوړولو Interpretation ته ناست دے هلته، دا زمونږ په کارروائی باندې، دا زمونږ په قانون سازئ باندې Directly عدم اعتماد دے۔ سپیکر صاحب! زمونږ دا ریکویسټ دے چې نن د ډی آئی خان ذکر اوشو، مردان کښې بجټ پاس نه شو، ناظم ډس کوالیفائی شو، په سی ایم هاؤس کښې هارس ټریډنګ کیږی، د تورغر ممبران راوستلې شی، په سی ایم هاؤس کښې کښینی، د مردان نه ئے راولی، هلته ئے کښینوی، د هغوی وفادارئ بدلوی، د بنوں نه ئے راولی، د هغوی وفادارئ بدلوی، د ډی آئی خان نه ئے راولی، د هغوی وفادارئ بدلوی، آیا دا جمهوریت دے ، دا د خلقو مینډیټ تسلیمول دی، آیا دا د اختیاراتو ناجائزه استعمال نه دے ؟ دا چې نن د Transparency خبره کیږی، دا نن چې د انصاف خبره کیږی، دا نن چې د مساوات خبره کیږی، په عمل کښې په دې صوبه کښې دا کار روان دے ، مونږ نن په دې خبره هم خوشحاله یو چې څنګه د 90 days وعده شوې وه چې په 90 days کښې به دننه مونږه بلدیاتی الیکشن کوؤ چې په یو نیم کال کښې او نه شو، سپریم کورټ سوموټو ایکشن واخستو او صوبې په دې خبره مجبوره شوې، یو کال اوشو، د اختیاراتو جنګ روان وو، نن هم شکر دے که لږ دے او که ډیر دے اختیار هغه لاندې سطح ته ملاؤ شو خو بیا هم دا چې کوم قدغن لګیدلے دے سپیکر صاحب! زه مثال درکوم، دا صوبائی اسمبلی ده، دا د ملک یو اکائی ده، په دې ملک کښې مرکزی حکومت موجود دے ، د دې ملک

یو آئین هم موجود دے ،مونږ دا صوبه خپل بجټ جوړوؤ ، خپل ترجیحات ټاکو ، هر سیکټر ته خپل Allocation کوؤ ، مونږ مرکزی حکومت نه یو پابند کړی چې ایجوکیشن له به دومره ورکوې ، هیلتھ له به دومره ورکوې ،سوشل ویلفیئر له به دومره فنډ ورکوئ ، دا صوبائی حکومت چې لاندې ډسټرکټ ګورنمنټ د دې پابند کړے دے چې ته به پرسنټیج د دې سیکټر له ورکوې ، مونږ دا ګڼړو چې دا خو جمهوریت باندې قدغن دے ، دا چې په دې صوبه کښې په کومو پارټو باندې خلقو اعتماد کړے دے ، باید چې کوم لیجسلیشن مونږه کړے دے چې څومره پرسنټیج مونږه فنډ ورکوؤ ، هم هغه هومره فل اختیار هغوی له ورکول پکار دی چې د هغوی د خپل ضرورت مطابق ، هغوی د خپل اختیار مطابق هغه مسائل چې دی ، هغه حل کړی ، لهذا زما به حکومت ته دا خواست وی چې دا که مردان سره دشمنی کوی او که بل څائې سره دشمنی کوی ، دا د جمهوریت د روح خلاف ده ، مونږه به طمع ساتو ان شاءالله چې صوبائی حکومت چه دے ، هغه به د فراخدلئ نه کار اخلی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ محمد خان، ملک شاہ محمد خان، آپ کی ایک چٹ یہاں پر ہے۔

<u>جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے ہمیں ٹائم دیا۔ ہمارے جو مسائل ہیں، اس فورم پر میں ڈسکس کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ رات کے وقت انتہائی شدید طوفان بنوں میں آیا ہے، دو افراد وفات ہو چکے ہیں اور اٹھاون زخمی ہیں، درخت اکھڑ چکے ہیں، گھر گر گئے ہیں، لہذا اس فورم سے آپ اپنی وساطت سے ڈی سی بنوں کو حکم دیں، میں نے سی ایم صاحب کے ساتھ بھی بات کی کہ وہ ان لوگوں کی فوری امداد کریں۔ ڈی سی بنوں کے پاس ان کا فنڈ ہوتا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ بنوں انتہائی تکلیف میں ہے اور وہاں جو مریض ہیں، وہ ہسپتالوں میں ہیں اور دوسری بات جو ہمارے معزز پارلیمنٹیرینز بھائیوں نے کی، یہی مسئلہ میرا بھی ہے، مجھے اس پر افسوس آرہا ہے، کل بھی میں اس پر خفا ہوگیا تھا کہ مجھے آپ کی طرف سے ٹائم نہیں ملا تھا جناب سپیکر صاحب! مجھے اس پر افسوس ہو رہا ہے کہ جناب ہمارے معزز اپوزیشن لیڈر یہ گلہ کرتے ہیں کہ ڈی آئی خان میں ان کی حکومت کے خلاف ایک آرڈیننس آگیا، اگر میں یہ گلہ بنوں میں کروں اور اس فورم پر، بنوں میں پہلا بجٹ پاس نہیں ہوا ہے، تحصیل کا بھی اور ڈسٹرکٹ کا بھی اور آج تک وہ لوگ کرسیوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں، میں یہ بتادوں کیونکہ بنوں ڈسٹرکٹ، بنوں انتہائی تکلیف میں ہے اور وہاں جو مریض

ہیں، وہ ہسپتالوں میں ہیں اور دوسری بات جو ہمارے معزز پارلیمنٹیرینز بھائیوں نے کی، یہی مسئلہ میرا بھی ہے، مجھے اس پہ افسوس آ رہا ہے، کل بھی میں اس پہ خفا ہو گیا تھا کہ مجھے آپ کی طرف سے ٹائم نہیں ملا تھا جناب سپیکر صاحب، مجھے اس پہ افسوس ہو رہا ہے کہ جناب! ہمارے معزز اپوزیشن لیڈر یہ گلہ کرتے ہیں کہ ڈی آئی خان میں ان کی حکومت کے خلاف ایک آرڈیننس آ گیا، اگر میں یہ گلہ بنوں میں کروں اور اس فورم پہ بنوں میں پہلا بجٹ پاس نہیں ہوا ہے، تحصیل کا بھی اور ڈسٹرکٹ کا بھی اور آج تک وہ لوگ کرسیوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں، میں یہ بتادوں کہ وہاں (تالیاں) میں یہ بتادوں جناب سپیکر صاحب! کہ وہاں پارٹی کے، واحد پارٹی کے جس کے ممبرز کی تعداد 37، اور چھ اتحادوں پر ان کی تعداد 29 تھی تو ہماری تحصیل کی کل تعداد 47 ہے، اس کے باوجود بھی وہاں جے یو آئی کی حکومت بنی ہے، گن پوائنٹ پہ اور ممبران کو اغواء کر کے، ممبران کو اوپن فروخت کر کے، وہاں وہ انصاف کسی کو بھی نظر نہیں آ رہا ہے۔ میں نے سی ایم صاحب کو یہ ریکویسٹ کی تھی کہ الیکشن کا شیڈول تبدیل کیا جائے، مجھے دو دن دیئے جائیں، ہمارے گھر پہ فوج بھیج دی، آیا ہم مفرور تھے، ہمارا کیا قصور تھا؟ ہم سے زبردستی حکومت چھین لی گئی، اپنی ہی صوبائی حکومت میں، میں اس پہ ایک طرف تو شرم آتی ہے یہ بات کرتے ہوئے کیونکہ صوبائی حکومت اب بھی ہماری ہے، ممبران کی تعداد بھی ہماری ہے اور اس کے باوجود حکومت بھی اوروں کی بن گئی ہے، ہم نے ایف آئی آر کاٹ کے چھ بندوں پہ ایف آئی آر کٹوائی ہے اور ہم نے حلف نہیں لیا، پی ٹی آئی کے بندوں نے، کیوں نہیں لیا؟ کہ جب تک ان ممبران کو جنہوں نے ہمارے ممبران کو اغواء کیا تھا، ان پہ ایف آئی آر تھی، ان کو گرفتار کیا جائے یا پی بی اے کی جائے یا وہ ضمانت کی جائے، اس کے سوا ان کو قانون کے مطابق ووٹ کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اپنی ہی حکومت نے ہماری بات نہیں مانی اور انہوں نے By force حکومت بنائی، آج بھی وہاں جو تحصیل حکومت ہے، اس کے پاس کوئی میجارٹی نہیں، جو صوبائی الیکشن کمیشن ہے لوکل گورنمنٹ کا، ہم نے وہ کیس وہاں بھیج دیا اور صوبائی الیکشن کمیشن نے جو منسٹر اس کا چیئر مین ہوتا ہے، وہ بجٹ منسوخ کیا کیونکہ ایک پرائیویٹ یو سی میں انہوں نے خفیہ طریقہ سے آدھی پارلیمنٹ نے اوتھ نہیں لیا تھا، آدھی پارلیمنٹ جو تھی، اس نے خفیہ بیٹھ کر ایک یو سی میں اس نے بجٹ پاس کیا، دستخط کئے گھروں میں، کیونکہ وہاں کا ٹی ایم اے، کون ہے ٹی ایم اے؟ میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں، میں نے Written میں دیا ہے کہ وہ کس کا بندہ ہے، وہ بھی ان کے ساتھ مل گیا، 29 ممبران کے ساتھ، میں نے سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کی، اس کا ٹرانسفر ہو چکا ہے لیکن آج تک وہ بیٹھا ہوا ہے، Stay لیا ہوا

ہے، بنوں میں ہمارے چالیس کیسوں پہ Stay ہے، ہمارا کوئی بھی کام وہاں، ہم نے کسی پہ بھی Stay نہیں لیا ہے، کسی بھی ٹینڈر میں حصہ نہیں لیا ہے، دوسرے ایم پی اے کا لیکن ہمارا جو ٹینڈر آتا ہے، ہمارے اپنے حلقے کا اس پہ Stay ہوتا ہے اور اب لوگوں نے، وہاں جو ہمارے ایم پی اے ہیں بنوں کے، وہ آج موجود بھی نہیں ہیں، میں ان سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں، ہمارے معززین ہیں کہ وہ موجود ہوتے تاکہ ان کے سامنے یہ بات میں کرتا، اب بھی وہ ایم پی اے جو ہیں، وہ Stay کی وجہ مشہور ہیں، بنوں میں Stay ایم پی اے، اور ہر ایک ان کو کہتا ہے 'سٹے ماما' کیونکہ وہ ہمارے ہر کیس پہ Stay لیتے ہیں، ہمارے ہر کیس پہ، لیکن ہماری آپ سے یہ اپیل ہے، انصاف ہو کہ بنوں کا بجٹ نہیں پاس ہوا ہے، لہذا وہاں کسی کو بھی قانونی طریقے سے حکومت کرنے کا حق نہیں ہے۔ وزیر بلدیات صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اعتماد کا ووٹ لے لیں، جس طرح فرسٹ بجٹ پاس نہیں ہوا ہے، سیکنڈ نہیں، سیکنڈ تو آیا ہی نہیں ہے، لہذا میں وزیر لوکل گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حکومت سے سفارش کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: عنایت خان پلیز، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی کہ اپوزیشن لیڈر اور سردار حسین بابک صاحب کو آپ موقع دے دیں، ان دونوں نے بات کی ہے، میں نے ان کو ادھر بھی بتادیا کہ آپ اگر Objectively دیکھیں گے، جو ہم امنڈمنٹس لارہے ہیں تو وہ سسٹم کو Strengthen کرنے کیلئے لارہے ہیں اور اس کمیٹی کی Recommendation کی Spirit کے مطابق لارہے ہیں جو میری سربراہی میں بنی تھی اور جس میں اپوزیشن کے نمائندگان بھی شامل تھے اور میں نے ان کو بتادیا کہ اس کمیٹی کی 99 پرسنٹ Recommendation وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا نے Approve کر دی ہیں جو تمام ممبران کو اعتماد میں لے کر کی گئی تھیں، یہ جو مختلف ضلعوں کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب! یو منٹ، یو منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، ثناء اللہ صاحب ہر ایک چیز کے رولز ہوتے ہیں، اگر ہم نے، اس کو اس طرح نہیں چلا سکتے، آپ مہربانی، آپ مہربانی کر کے اپنی جگہ پہ بیٹھ جائیں، آپ اپنی جگہ بیٹھ جائیں، یہ بات کر لیں گے۔ آپ کو، ماشاء اللہ سب سے زیادہ آپ نے بات کی ہے، آپ کو ریکویسٹ کریں گے Friday کو پھر آپ کو موقع ملے گا، پھر موقع ملے گا ان شاء اللہ تعالیٰ (مداخلت) نہیں، وہ تو آپ نے بات، آپ نے جتنی باتیں کیں، آپ نے سب

سے زیادہ باتیں کی ہے ناں، آپ اس طرح نہ کریں ناں، آپ پلیز، مہربانی ہو گی، آپ بیٹھ جائیں، پلیز، پلیز۔
جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تو میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ سردار بابک صاحب اور جناب اپوزیشن لیڈر نے اور پھر ہمارے شاہ محمد خان صاحب نے جن ضلعوں کے مسائل کی طرف اشارہ کیا، سچی بات یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کر رہے ہیں، وہ لوکل گورنمنٹ منسٹر نہیں کر رہا ہے، لوکل کمیشن نہیں کر رہا ہے، ایبٹ آباد کے اندر پی ٹی آئی کی میجارٹی تھی اور اس کی میجارٹی کو Snatch کیا گیا اور وہاں فلور کراسنگ ہوئی اور وہاں مسلم لیگ نون کی حکومت بنی، مانسہرہ میں پی ٹی آئی کی میجارٹی تھی، فلور کراسنگ ہوئی اور مسلم لیگ نون کی حکومت بنی، لکی مروت میں جے یو آئی کی میجارٹی تھی، ایک دوسرے کے ساتھ ہم یہ کر رہے ہیں، فلور کراسنگ ہوئی اور وہاں پیپلز پارٹی کی حکومت بنی، کوہاٹ میں یہی ہوا، ہم ایک دوسرے کے ساتھ یہ کرتے ہیں، جمہوریت کے ساتھ کرتے ہیں، یہ لوکل گورنمنٹ منسٹر نہیں کرتا ہے، لوکل گورنمنٹ کمیشن یہ کام نہیں کرتا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں Collectively ان چیزوں کے اوپر سوچنا چاہیے ثناء اللہ صاحب، اپر دیر کا، میں اس پہ بات نہیں کر رہا تھا لیکن میں کرنا چاہتا ہوں، اپر دیر کی تحصیل کے اندر جماعت اسلامی کی دو Reserved seats کے لوگ جن کو ہم نے Nominate کیا اور وہ بھاگ کر کسی دوسرے کیمپ میں بیٹھ گئے ہیں، آپ کی اسمبلی کا پاس کردہ قانون ہے، Constitutional amendment ہے کہ جو فلور کراسنگ کرے گا He will lose his seat اور عدالتیں کہتی ہیں کہ نہیں وہ نہیں، وہ واپس بیٹھے رہیں، تو اگر ہم مطلب ایک دوسرے کے مینڈیٹ کا احترام نہیں کریں گے اور پھر مجھے تکلیف اس بات پہ ہوتی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر پھر مختلف آراء آتی ہیں، سچی بات یہ ہے کہ میں حامی ہوں، لوکل گورنمنٹ ایک Empowered Local Government کا حامی ہوں ذاتی طور پہ، میں اپنی کیبنٹ کے اندر بھی اس کیلئے I am fighting for it.، میں ناظمین کے اختیارات کیلئے جنگ کر رہا ہوں لیکن اسی ہاؤس کے اندر میرے اپنے Colleagues جو اپوزیشن کے بھی ہوتے ہیں اور ان بنچوں کے ہوتے ہیں، ہمیں کہتے ہیں کہ بھئی ضلعی حکومت کو اتنا Empower نہ کریں، پھر ایم پی ایز کہاں جائیں گے؟ اس لئے We have to then create a balance. We have to strike a balance then اور چیزوں کو ہمیں بیلنس کرنا پڑتا ہے، ہم ایک ارتقائی مرحلہ پر ہیں، ایک Evolutionary stage سے گزر رہے ہیں اور میں آپ کو ایشورنس دلاتا ہوں ذاتی طور پر بھی کہ ہم

ضلعی حکومتوں کو مزید کوشش کریں گے کہ With a passage of time ان کو Empower کریں۔ یہ جو ہم نے امنڈمنٹ لائی ہے، یہ ان کو Empower کرنے کیلئے ہے، اگر اس میں کوئی خامی اور سقم رہ گیا ہے، مولانا صاحب اگر سمجھتے ہیں، وہ پرائیویٹ ممبر بل لے آئیں، اس پہ بھی ہم ڈسکشن کریں گے کہ کہاں پرابلم ہے، ہمارے لاز کے اندر اور میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ جو خامیاں اور جو Gaps رہ گئے تھے، وہ رولز آف بزنس کے اندر، گائیڈ لائن کے اندر، لاز کے اندر یہ تقریباً ہم نے ایڈریس کر دیئے ہیں، ہماری صرف ایک چیز باقی رہتی ہے کہ جو ناظمین کی اکٹھی Recommendation پہ، اس میں کچھ چیزوں کیلئے رولز آف بزنس کے اندر امنڈمنٹ تھی، کچھ چیزیں گائیڈ لائن کے اندر، ڈیویلپمنٹ گائیڈ لائن کے اندر امنڈمنٹ تھی اور ایک امنڈمنٹ لاء کے اندر اور ہے، اس لئے کہ کل وہ آئے گی تو پھر یہ کہیں گے کہ آپ نے کوئی دوسری، وہ نائب ناظمین کا، ضلعی نائب ناظمین کا اور تحصیل نائب ناظمین کا یہ خیال تھا اور وہ بھی اس کمیٹی کی Recommendation ہے کہ ان کے 2001ء کے سٹیٹس کو بحال کیا جائے کہ 2001ء کے اندر ضلع نائب ناظم اور تحصیل نائب ناظم کا جو سٹیٹس تھا، اس کو بحال کیا جائے، وہ ناظمین نے، ضلعی ناظمین اور تحصیل ناظمین نے خود ان کے ساتھ Agree کیا ہے تو شاید وہ امنڈمنٹ کسی وقت آ جائے، باقی ہم کوشش کریں گے کہ Restrain کا مظاہرہ کریں، کم سے کم امنڈمنٹ ہو اور یہ جو بابک صاحب نے گائیڈ لائن کی بات کی ہے، یہ بھی ناظمین کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے ان کی Discretionary power بڑھا دی ہے اور جو ایکٹ کے اندر ضلع کے اختیارات ہیں، اس میں سے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے اندر ان کو پابند کیا گیا ہے جو اس پہ وہ خوامخواہ پیسے خرچ کریں اور ٹی ایم اے کے اندر Drinking water supply اور سینی ٹیشن کے اوپر جو کہ اس کی دو بنیادی Jobs ہیں، اس کے اوپر ان کو پابند کیا گیا ہے، ان کی Discretion کو بڑھا دیا گیا ہے لیکن فیوچر کے اندر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اگر ہم سمجھتے ہیں اور ایک Maturity آتی ہے اور وہ سارے سیکٹرز کو جو ان کے لاء کے اندر موجود ہیں، ان کو Address کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت یہ بھی ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر: میں ایک ریکویسٹ کروں گا تمام پارلیمانی لیڈر سے کہ Friday کو ہم افغان کے حوالے سے ایشو پر ڈسکس کریں گے تو جو جو آپ کی پارٹی کی پالیسی ہے، اپنی میٹنگ میں کر لیں تاکہ اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ دیں۔ میری ریکویسٹ بھی ہو گی کہ اس اجلاس میں آئی جی صاحب خود یا کم از کم ایڈیشنل آئی جی پی

یاڈپٹی کوئی سینیئر لیول کا آدمی ہوتا کہ اس کا بھی سیریس اور سی سی پی پشاور، یہ دونوں اس اجلاس میں ہونے چاہئیں، ان شاء اللہ تعالیٰ جمعہ کو تین بجے تک اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں۔

---

(اجلاس بروز **جمعة المبارک** مورخہ 12 اگست 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)